بیادگار حجتہ الکاملین امام الواصلین امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ علی پوری

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور ۔ ضلع لاہور

نگرانِ اعلیٰ
سید اختر حسین شاہ صاحب
علی پوری

مدیر مسئول
غلام رسول گوہر

سالانہ چندہ
۵/- روپے

فی کاپی
۸ آنے

مقامِ اشاعت: کوٹ عثمان خاں ۔ قصور

بسرپرستی اعلیٰحضرت عظیم البرکت سراج الملت والدین مولانا الحاج علامہ حافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم علی پوری

انجمن خدام الصوفیہ کا

دینی و مذہبی، شریعت و طریقت کا علمبردار صوفیائے کرام کی جان اور علمائے امت

کا محبوب رسالہ

انوار الصوفیہ

مدیر مسئول
غلام رسول گوہر

مدیر معاون
مولانا عبدالعزیز رضائی

نگران اعلیٰ
سید اختر حسین علی پوری

شمارہ ۲	اکتوبر ۱۹۶۰ء	جلد ۱

زر سالانہ
پانچ روپے

قیمت فی کاپی
آٹھ آنے

مقام اشاعت
قصور، کوٹ عثمان خاں جامع نقشبندیہ

(لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور میں چھپا)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بطفیلِ نظرِ کرم سلاسل اربعہ نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ

○

بعین عنایت زبدۃ العارفین عالیجناب شمس الملّت مولٰنا الحاج حافظ سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم علی پوری

○

بظلِّ حمایت زبدۃ العارفین عارفِ نوجوان مولٰنا الحاج حافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی علی پوری

○

بہ استمداد پیران چوراہی زبدۃ العارفین مولانا الحاج حضرت پیر محمد شفیع صاحب سجادہ نشین و حضرت مولٰنا پیر نور بادشاہ صاحب و حضرت مولٰنا پیر معصوم بادشاہ صاحب و حضرت مولٰنا پیر میر بادشاہ صاحب مدظلہم العالی چورہ شریف

یہ رسالہ آفتابِ ہدایت بن کر اپنی ضیا پاشیوں اور انوار سے نصف صدی سے اکنافِ عالم کے قلوب کو روشن کرنے کا کام بڑی کامیابی سے سرانجام دے رہا ہے۔

فہرس

زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، حجۃ الکاملین، امیر الملت والدین حافظ حاجی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہ العزیز کی ماہنامہ "انوار الصوفیہ" سے

والہانہ محبّت

قارئین کرام سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہوگی کہ ہمارے روحانی آقا و مولیٰ قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین قیوم وقت، قطب زماں، امیر الملت والدین مولٰنا الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہٗ کو ماہنامہ "انوار الصوفیہ" سے کتنا شغف اور دلی لگاؤ تھا۔ یہ وہ مبارک رسالہ ہے جس کی بنیاد کشت زار تصوف کی آبیاری کے واسطے سنہ ۱۹۰۲ء میں حضور ممدوح الشان نے شاہی مسجد لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں علماء کرام اور صوفیائے عظام کے جم غفیر میں رکھی اور جملہ یاران طریقت کو ارشاد فرمایا کہ وہ اس کو خریدیں اور خریدار بنائیں۔ اور ہر ممکن طریق سے اس کی اشاعت کو بڑھانے میں کوشش کریں اور کسی قسم کے تساہل کو روا نہ رکھیں۔ آپ کے ارشاد عالی کو آپ کے پروانوں، عاشقوں اور غلاموں نے نہ صرف سنا بلکہ اس پر یہاں تک عمل پیرا ہوئے کہ اس رسالہ کے پڑھنے والے بیرون ممالک مثلاً افریقہ۔ عرب۔ بلوچستان۔ ایران۔ سنگاپور میں بھی موجود ہوگئے اور رسالہ ان ممالک میں ہر ماہ بکثرت جانے لگا۔ اور جوں جوں رسالہ کی اشاعت بڑھتی آپ خوش ہوتے اور جس کے متعلق آپ سنتے کہ وہ رسالہ کا خریدار بن گیا ہے آپ اس کے حق میں دعا فرماتے اور جو کم ہمت اس کی خریداری اور اعانت سے گریز کرتا آپ کو اس سے بڑا قلق ہوتا۔ چنانچہ رسالہ انوار الصوفیہ جلد ۵ شمارہ ۱۲ میں حضرت مولٰنا حافظ ظفر علی صاحب جو اس وقت اس رسالہ کے ایڈیٹر تھے رقمطراز ہیں۔

حضرت ممدوح الشان کو اس رسالہ سے جو محبت اور دلچسپی ہے وہ بلا مبالغہ عشق کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہے۔ حضور کو رسالہ ہذا کی ترقیٔ اشاعت کا ہر وقت خیال رہتا ہے اور اس کو دلچسپ اور مفید بنانے کی تدابیر ہر وقت حضور کے پیش نظر رہتی ہیں۔ جلسہ خدام الصوفیہ میں کئی دفعہ ہزارہا مخلوق کے روبرو با آواز بلند ارشاد فرمایا ہے:۔

"میرے ہر ایک پڑھے لکھے یار پر اس رسالہ کا خریدنا فرض ہے۔ اور یہ کہ فقیر کو جو یار خوش کرنا چاہتا ہے وہ اس رسالہ کو خود بھی خریدے اور اس کی اشاعت کے لئے ہمیشہ ساعی رہے۔"

آپ کا یہ ارشاد نہ صرف اس وقت ہی قابل عمل تھا بلکہ آج بھی آپ کا یہ ارشاد آپ کے جملہ یاروں کے واسطے قابل عمل ہے۔ اگر اس وقت اس رسالہ کو خرید کر خوش کیا جا سکتا تھا تو یقیناً آج بھی رسالہ ہذا کو خرید کر اور اس کی مالی اعانت کر کے حضور کی روح مبارک کو خوش کرنے کی سعادت اور فوز و فلاح حاصل کی جا سکتی ہے حضور کے ظاہری طور پر ہمارے اجسام سے الگ ہو جانے سے آپ کے روحانی اور باطنی قرب میں کوئی تفاوت پیدا نہیں ہوا۔

یارانِ طریقت!! اپنے شیخ اور پیر کو راضی کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کیا خوش قسمتی ہے کہ رسالہ کا سالانہ چندہ پانچ روپے دے کر خریدار بن جائیں اور پیر کو راضی کر لیں۔ ان بعض دوستوں پر افسوس ہے جو رسالہ کی خریداری اختیار کرنے میں اپنے قلب میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اس سلسلۂ عالیہ سے وابستہ ہونے کا دعویٰ ہے۔

بشارت۔ آئندہ اشاعت سے حضور قبلۂ عالم امیر ملت قدس سرہٗ کی سوانح حیات جو محترم مولانا کلیم صاحب جماعتی نقشبندی حیدرآبادی نے بڑی محنت شاقہ سے مرتب فرمائی ہے، شائع ہوا کرے گی۔ اس لئے یارانِ طریقت کو سوانح حیات کے انوار سے اپنے قلب اور نظر کو مستنیر کرنے کے واسطے لازم ہے کہ وہ آج ہی رسالہ ہذا کے خریدار بن جائیں۔

وی۔پی۔ بعض احباب فرما دیتے ہیں کہ میرے نام رسالہ وی۔پی کیا جائے۔ وی۔پی پر ساڑھے سات آنہ زائد خرچ آئیں گے۔ اس لئے بہتر صورت یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ اور وی پی کرنے میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ اس کو وصول نہ کریں۔ اس صورت میں ساڑھے سات آنہ کی رقم کا نقصان ادارہ کو برداشت کرنا پڑے گا۔ جو نا درست ہے۔

خلفاء:۔ اعلیٰ حضرت امیر الملت والدین محدث علی پوری قدس سرہٗ کے جملے خلفاء کا فرض اولیں ہے کہ وہ اپنے حلقہ ارادت میں رسالہ خریدنے کی ترغیب دیں اور زیادہ سے زیادہ رسالہ کے واسطے خریدار بنا کر رسالہ کو قوت و توانائی دیں تاکہ رسالہ اپنے عزائم میں کامیاب ہو۔ یہی فرض سجادہ نشینان کا بھی ہے۔ خلفاء اور سجادہ نشینان سے ادارہ کو کامل توقع ہے کہ وہ بہت جلد رسالہ کی اشاعت کی طرف اپنی توجہ مبذول و منعطف فرمائیں گے۔

زکوٰۃ فنڈ:۔ مخیر اور متمول حضرات جو ہر سال زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ ان پر فرض ہے وہ اپنی

زکوٰۃ سے بھی رسالہ ہٰذا کی بہت بڑی مدد کر سکتے ہیں۔ زکوٰۃ سے جو رقم دفتر میں ارسال کریں گے ادارہ ان کی سب رقم سے دینی مدارس کے غریب طلباء کے نام ایک سال کے لئے رسالہ جاری کرے گا۔ جو احباب یہ رقم ارسال کریں گے ان کا نام بصد شکریہ رسالہ میں شائع کیا جائے گا۔ اور ان کی رقم سے جن غریب طلباء کے نام رسالہ جاری کیا جائے گا ان کی فہرست بھی شائع کر دی جایا کرے گی۔ کل ایک خط سانگلہ ہل مدرسہ رضویہ نقشبندیہ سے ایک طالب علم مولوی غلام سرور صاحب کا آیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے رسالہ انوار الصوفیہ ڈاکٹر غلام حیدر صاحب کی دوکان پر پڑھا تھا۔ ماشاء اللہ رسالہ بہت عمدہ ہے۔ میں بہت غریب ہوں میرے نام رسالہ زکوٰۃ فنڈ سے جاری کیا جائے۔ رسالہ ان کے نام جاری کر دیا ہے۔ جب کوئی رقم زکوٰۃ سے وصول ہو گی اس کا چندہ وضع کر لیا جائے گا۔ ابھی ہمارے پاس کوئی زکوٰۃ فنڈ قائم نہیں ہوا۔

مضامین ۔ رسالہ میں مضامین معیاری عام فہم اور مفید ہوتے چاہئیں۔ علماء کرام اور شعراء گرامی اپنے مضامین نعتیہ اور صوفیانہ کلام رسالہ میں شائع ہونے کے واسطے بھیجیں۔ ادارہ ان کی اس کرم فرمائی اور اعانت کا بے حد مشکور ہو گا۔

(ایڈیٹر)

اہل سنت وجماعت کی مذہبی اور تبلیغی اطلاعات

قصور۔ ۱۵ ربیع الثانی ، ۷ اکتوبر کو مسجد ملا تکیہ میں بعد نماز عشاء زیر صدارت عارفِ نوجوان مولانا الحاج سید پیر حیدر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عرس شریف ہوا۔ علماء کرام نے اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ اور نعت خوانوں نے دربار رسالت میں ہدیۂ نعت خوانی پیش کیا۔ رات کے ۱۲ بجے دعا سلام پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

(بانی جلسہ ماسٹر محمد شفیع صاحب)

قصور۔ ۱۷ ربیع الثانی ۹ اکتوبر کو مسجد میاں کالا مرحوم میں زیر اہتمام میاں محمد امین صاحب قریشی بعد از نماز عشاء حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا سالانہ عرس شریف ہوا۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب نقشبندی مرتضائی نے اور حضرت الحاج صوفی خوشی محمد صاحب ملتانی خلیفۂ مجاز محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مواعظ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ اور پھر قریباً ۱۲ بجے دعا و سلام پر جلسہ ختم ہوا۔ اور تبرک تقسیم کیا گیا۔

حافظ مظہر الدین

تضمین بر نعتِ قدسی

کیا عرض کروں کہ حافظ مظہر الدین کون شاعر ہیں ؟ یہ حضرت مولانا نواب الدین صاحب شکوہی ثم رامداسی کے بڑے صاحبزادے ہیں - بچپن میں ناچیز گوہر اور حضرت صاحبزادہ سید اختر حسین شاہ صاحب اور حضرت آل حسین شاہ صاحب اور حضرت سید محمود حسین شاہ صاحب کے ساتھ مدرسہ نقشبندیہ علی پور شریف میں پڑھا کرتے تھے - آجکل کوہستان راولپنڈی کے ادارۂ تحریر میں شامل ہیں - امید ہے ناچیز کے یہ بچپن کے ساتھی انوار الصوفیہ کے واسطے اپنا کلام بھیجتے رہا کریں گے -

دل میں عشقِ شہِ کونین کی ہے آگ دبی
عجمی شیشے میں ہے بادۂ نابِ عربی
مجھ سا محرومِ ازل اور یہ فیضانِ نبیؐ
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شہِ خوبانِ عرب! نازشِ خوبانِ عجم
ترے جلووں سے ضیا گیر ہیں انوارِ حرم
راحتِ جانِ حزیں ہے ترا اسمِ اعظم
من بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

کیف پرور ہے ترے باغِ مدینہ کی ہوا
عطر سے بڑھ کے معطر ہے پسینہ تیرا
خاکِ در تیری ہے دنیا کیلئے خاکِ شفا
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

بہتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

یہی مکہ تھا ترے فیضِ کرم کو منظور
یہی وادی ترے جلووں سے ہوئی تھی معمور
چن لیا صبحِ ازل تیری تجلی نے یہ طور
ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کردہ ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

اے شہنشاہِ امم! اے سیّد و سالارِ امم! — ترے کوچے کی زمیں روکشِ گلزارِ ارم
ترا ذرہ بھی ہے صحرا، ترا قطرہ بھی ہے یم — نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

خواجۂ ہر دوسرا! سوئے من انداز نظر — شانِ رحمت بنما سوئے من انداز نظر
سیدی! بہرِ خدا سوئے من انداز نظر — چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی

بوذر و خالد و صدیق و عمر تیرے غلام — عرش سے تجھ کو پہنچتا ہے درود اور سلام
شہ کونین! ترا ہر دلِ زندہ میں مقام — نخلِ شادابِ مدینہ ز تو سرسبز مدام

تا شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی

اے رسولِ عربی! گوہرِ نایابِ حیات — تجھ سے پائی ہے زمانے نے تب و تابِ حیات
حق نے رکھے ہیں ترے ہاتھ میں اسبابِ حیات — ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

لطف فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی

ہم نے پی تھی ترے عشق کی مے یومِ الست — ہم اسی بادۂ سرشار کی لذت سے ہیں مست
یہی ایماں ہے، دنیا کہے اوہام پرست — شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت

بہ مقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

سورۃ بقرۃ

اس سے پہلے کہ سورۃ بقرۃ کی آیات کی تفسیر لکھیں. مناسب معلوم ہوتا ہے. کہ اس سورۃ کا تعارف کرا دیا جائے. تاکہ اس کا مفہوم اور مطلب سمجھنے میں بصیرت اور مزید قوت اور توفیق حاصل ہو. سو جاننا چاہیئے. کہ قرآن شریف سے جو سورۃ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے نازل ہوئی. وہ سورۃ بقرہ ہے. بعض نے اس کی ایک آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے. اور کہا ہے. کہ یہ مکہ معظمہ میں یوم نحر میں نازل ہوئی تھی. اس کی آیتیں ایک قول کے مطابق ۲۰۶ اور ایک قول کے مطابق ۲۸۷ ہیں. اور اس سورۃ کے حروف کا شمار ۲۵۵۰۰ اور کلمات کا ۶۰۲۱ ہے.

فضیلت:- ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے. کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے. کہ تم قرآن کو پڑھا کرو. اس لئے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گا. اور دو روشن سورتیں یعنے بقرہ اور آل عمران بھی پڑھا کرو. یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا کہ بادل کے دو ٹکڑے یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں ہیں. اور اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑیں گی. نیز آپ نے فرمایا. بقرہ کو پڑھو. اس لئے کہ اس کا پڑھنا برکت اور نہ پڑھنا حسرت ہے. ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ. بیشک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے. جس میں بقرہ پڑھی جاتی ہے. نیز آپ نے فرمایا. ہر چیز میں اس کا ایک اعلیٰ مقام ہوتا ہے! اور قرآن کا اعلیٰ مقام سورۃ بقرہ ہے! اور اس میں ایک آیت ہے. جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے. اور وہ آیۃ الکرسی ہے (خازن) ابن عربی نے احکام القرآن میں کہا. کہ میں نے اپنے بعض شیوخ سے سنا ہے کہ سورۃ بقرہ ایک ہزار امر اور ایک ہزار نہی کو جامع ہے. اور چونکہ یہ سورت بہت سے فقہی مسائل کو شامل ہے! ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں آٹھ برس تک غور و فکر کرتے رہے. (روح البیان) سہل بن سعد سے روایت ہے. کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا. کہ جس گھر سورۃ بقرہ پڑھی جائے. تین دن تک اس گھر میں شیطان کو آنے کی ہمت نہیں پڑتی. ایک حدیث میں ہے. جس کو بیہقی نے صلصال سے اخراج کیا ہے. کہ جو شخص سورۃ بقرہ پڑھتا ہے. قیامت کے دن اس کے سر پر جنت کا تاج رکھا جائے گا. ایک دوسری حدیث میں ہے. کہ سورۃ بقرہ کو پڑھنے والا قانتین میں لکھا جاتا ہے.

(اتقان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ وَبِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝

الم - یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے - ہدایت ہے پرہیزگاروں کے واسطے جو غیب پہ ایمان رکھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس سے وہ خرچ کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اس چیز پر بھی جو آپ کی طرف آتاری اور اس چیز پر بھی جو آپ سے پہلے آتاری گئی اور آخرت پر انکو یقین ہے یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح یاب اور سعادتمند ہیں۔

تفسیر:- الم. بعض سورتوں کے اوائل میں جو حروف ترکیب کے بغیر آئے ہیں۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ الم بھی جو سورۃ بقرہ کے شروع میں تین حرف آئے ہیں۔ اور ترکیب اور جوڑ کے بغیر پڑھے گئے ہیں۔ حروف مقطعات سے ہیں۔ جلالین میں اس کی تفسیر اللّٰہ اعلم بمراد ہ بذالک کے ساتھ کی ہے۔ یعنے ان حرفوں کی مراد کو اللّٰہ ہی جانتا ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ الف سے اللّٰہ کی نعمتیں اور لام سے اس کا لطف اور م سے اس کا ملک مراد ہے۔ اور ابن عباس کی روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ اس کے معنیٰ ہیں انا اللّٰہ اعلم میں ہی ہوں اللّٰہ بہت بڑے علم والا۔ ابن عباس کی ایک دوسری روایت یوں ہے۔ کہ الف سے اللّٰہ اور لام سے جبرئیل۔ اور میم سے حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم مراد ہیں مطلب اس کا یہ ہے۔ کہ قرآن شریف اللّٰہ کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کی زبان میں حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ یا حروف مقطعات سے اقوام عالم کی بقا اور دنیا میں زندہ رہنے کی عمروں اور مدتوں کی طرف حساب جمل کے مطابق اشارہ ہے۔ ذالک۔ یہ اسم اشارہ ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ وہ اس کے ساتھ شئی بعید کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہاں ذالک ھذا کے معنی میں ہے۔ جس کے معنی ہیں یہ ھذا کی بجائے ذالک لائے ہیں اس کے بعد رتبی کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ یعنے اس کتاب کا رتبہ اور درجہ بعید یعنے بہت بلند ہے۔ بعض نے کہا۔ کہ اس کے ساتھ کتاب نازل کرنے کے وعدہ کی طرف اشارہ ہے۔ یعنے یہ وہی کتاب ہے۔ جس کے اتارنے کا ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔ (بیضاوی) کہا گیا ہے۔ کہ اللّٰہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ نازل کریگا۔ کتاب اور بھیجے گا۔ رسول کو بنی اسماعیل سے۔ سو جب حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت فرما کر مدینہ میں تشریف لائے۔ تو وہاں بہت لوگ یہود سے رہتے تھے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنا وعدہ یاد دلایا۔ کہ یہ وہی کتاب ہے۔ جس کا موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر تم سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اس کو بنی اسماعیل کے رسول پر نازل کروں گا۔ اس کتاب میں جس کو حضور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ پر نازل فرمایا۔ کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اس کا

من جانب اللہ ہونا دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے
ثابت ہے۔ ہاں اگر کوئی عناداً ورضد کی وجہ سے اس میں
شک کرے۔ تو یہ اور بات ہے۔ ورنہ یہ کتاب فی نفسہٖ حق
وصدق میں آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ درخشاں وتاباں
ہے۔ اگر انصاف کے ساتھ اس میں غور وفکر کرے۔ تو
اس کی صداقت وحقانیت پر اسے حجاب اور پردہ
نظر نہیں آئے گا۔ اس کتاب کے نزول کی غرض وغایت
ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن میں بیان کر دی۔ کہ خدا سے ڈرنے والوں کے
واسطے یہ ہدایت یعنے ان کو ہدایت دینے والی ہے۔ ھُدًی
ہے۔ تو مصدر جس کے معنی ہدایت دینا ہے۔ لیکن یہاں یہ
ہادی کے معنی میں ہے۔ یعنے ہدایت دینے والی۔ ہدایت
کے معنی رہنمائی اور راستہ دکھانے کے ہیں۔ اور بعض نے کہا۔
ہدایت اس رہنمائی کو کہتے ہیں۔ جو محبت اور شفقت کے ساتھ
ہو۔ اس سے ہادی کی بھی تعریف معلوم ہو گئی۔ کہ ہادی وہ ہوتا
ہے۔ جس کو ان لوگوں سے جن کی ہدایت اس کے ذمہ ہے۔
دلی محبت اور شفقت ہو۔ اگر اس کو محبت اور شفقت نہیں
ہے۔ تو وہ ہادی نہیں۔ اور ہدایت کے حجاب میں وہ اپنے
نفسانی اغراض کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ متقین۔ متقی کی جمع
ہے۔ اور متقی شریعت میں اپنے نفس کو ہر اس چیز سے محفوظ
کرنے کا نام ہے۔ جس سے گناہ ہو۔ اور یہ بات جملہ محظورات
وممنوعات اور بعض مباحات کو ترک کرنے سے حاصل ہوتی
ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص
شرک اور کبائر اور فواحش کو ترک کر دیتا ہے۔ وہ متقی ہے
اور بعض نے کہا۔ جو شخص اپنے آپ کو کسی سے بھی اچھا نہ سمجھے
وہ متقی ہے۔ اور بعض نے کہا۔ متقی وہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ
کے فرائض کو ادا کرے۔ اور جس چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے
اس کو چھوڑ دے۔ اور بعض نے کہا۔ متقی وہ ہے۔ جو گناہ پر
اصرار نہ کرے۔ اور عبادت پر مغرور نہ ہو۔ اور بعض نے
کہا۔ تقویٰ یہ ہے۔ کہ تجھ کو تیرا مولا ایسی جگہ نہ دیکھے جہاں
سے اس نے تجھ کو منع کیا ہے۔ اور بعض نے کہا۔ تقویٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی
کامل اتباع کا نام ہے۔ قرآن شریف اگرچہ تمام جہان کے
واسطے ہدایت ہے۔ لیکن متقین کا خصوصیت کے ساتھ
ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اس سے بہرہ ور اور نفع اندوز
ہوتے ہیں۔ یعنے اس کو پڑھتے سنتے ہیں۔ اور اس میں
غور وتدبر کرتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ یا ان کا
ذکر محض ان کی فضیلت اور بزرگی وشرافت کے اظہار
کے واسطے ہے۔

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
وَیُنْفِقُوْنَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ۔ ھم المفلحون

تک جو آیات ہیں۔ ان میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ حقیقت
میں متقین وہ لوگ ہیں۔ جن کا غیب پر ایمان ہے۔ یعنے ہر
اس چیز کی وہ دل سے تصدیق کرتے ہیں۔ جو ان کے
حواس ظاہریہ سے مثل رب العالمین اور ملائکہ اور
جنت ونار۔ پلصراط۔ میزان۔ حشر ونشر وغیرہ کے غائب
ہے۔ لیکن قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے وہ چیز ثابت ہے۔ ایمان کے معنی کسی چیز کی دل سے
تصدیق کرنا ہے۔ ہم احناف کے نزدیک ایمان تصدیق قلبی
کا نام ہے۔ اعمال حقیقت ایمان میں داخل نہیں ہیں۔
یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے نزدیک تارک صلوٰۃ وصوم کافر

نہیں۔ فاسق و فاجر ہے۔ جو حضرات اعمال کو حقیقتاً ایمان میں داخل سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ آئمۂ اہل حدیث کا مسلک ہے وہ تارک نماز کو کافر کہتے ہیں اسی واسطے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔ بے نماز کو نہ غسل دیا جائے۔ اور نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ قبور اہل اسلام میں اس کو دفن کیا جائے۔ (باقی آئندہ)

خبردار خبردار خبردار

جملہ یارانِ طریقت کو دل و جان، مال و دولت سے اپنے سلسلہ کے احیا اور القا میں انتہائی اور انتھک جد وجہد اور کوشش کرنی لازم ہے۔ اور یہی آپ کے واسطے سرمایۂ فلاح و وجہ سعادت دارین ہے۔ رسالہ انوار الصوفیہ ہمارے سلسلہ کا ایک واحد ترجمان ہے۔ اس کی خریداری میں توقف کرنا یا انکار کرنا یارانِ طریقت کے شایانِ شان نہیں۔ اگر آپ ایک سال ماہنامہ انوار الصوفیہ پڑھنے کے واسطے مبلغ ۵/ روپے دیدیں تو اس میں آپ کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ یہ رسالہ شریعت اور طریقت میں رہنمائی کرنے کے علاوہ آپ کے پیر امیرِ ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات بھی پیش کرتا ہے اور تصوف کے اسرار و رموز بھی سمجھاتا ہے۔ اس کی اعانت جہاں تک ممکن ہو اس میں پیش قدمی کرنی چاہیئے۔ مگر افسوس بعض یارانِ طریقت ایسے بھی ہیں کہ جب ان کے سامنے رسالہ کی خریداری کا مسئلہ پیش کرتے ہیں تو وہ ایک گہری سوچ اور تشویش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض رسالہ لے لیتے ہیں اور چندہ بھیجنے کا وعدہ کہتے ہیں لیکن اس کا ایفا نہیں کرتے یا اس میں تاخیر کرتے ہیں۔ اس سے ہمیں سخت کوفت ہوتی ہے۔ اور کئی ایسے بھی کرم فرما ہیں کہ جب ان کے ارشاد کے مطابق ان کی خدمت میں بصد ادب و احترام رسالہ وی پی کر کے بھیجتے ہیں تو وہ بے رخی اور بے اعتنائی سے اس کو واپس کر دیتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ایسے لوگ جب وی پی واپس کرتے ہیں تو کس دل سے کرتے ہیں۔ وی پی کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہے۔ کسی شخص کو بھی وی پی اس کے اذن کے بغیر نہیں کیا جاتا۔ وی پی آپ کو آپ کے حکم سے کیا جاتا ہے تو بتائیے کہ آپ کے واپس کرنے کی وجہ جواز کیا ہے۔

جن حضرات اور احباب کے وی پی واپس آئے ہیں ان کے اسمائے گرامی حضرت نگران اعلیٰ کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

یاد رکھئے آئندہ کوئی وی۔ پی واپس نہ ہو

مدیر مسئول

انوار الحدیث

اذان کی فضیلت

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذن سبع سنین محتسبا کتب لہ براءۃ من النار (رواہ الترمذی)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے محض ثواب کے واسطے سات سال تک اذان کہی اس کے واسطے نار سے برأت لکھدی جاتی ہے۔

(یعنی اس کو دوزخ کی آگ سے بری کردیا جاتا ہے)

پاخانہ سے باہر آنے کی دعا

عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی (رواہ ابن ماجۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پاخانہ سے باہر آتے تو یہ کہتے "حمد اور تعریفیں اللہ کیواسطے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کیا اور مجھکو عافیت اور صحت عطا کی"

پیغمبروں کی سیرت

عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواک والنکاح (رواہ الترمذی)

ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سیرت سے ہیں حیا (اور ختنہ بھی روایت کیا گیا ہے) عطر لگانا۔ مسواک کرنا نکاح کرنا

جہاد کی ضرورت

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من النفاق (رواہ مسلم)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی مرگیا اور اس نے جہاد نہیں کیا اور نہ ہی کبھی اس کے دل میں یہ خیال آیا وہ ایک طرح کے نفاق پر مرا ہے۔ (العیاذ باللہ)

آداب سفر

عن ابی سعید ن الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤمروا احدھم (رواہ ابوداؤد)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو انکو چاہیے کہ اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر بنالیں۔

فضائل اعمال

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(حضرت مولانا الحاج حافظ عارف نوجوان پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو غالب اور بزرگ ہے۔ ایک ستون نور سے پیدا کیا ہے۔ جب کوئی مسلمان خلوص قلب اور دلی توجہ اور محبت سے کلمہ شریف پڑھتا ہے۔ تو وہ ہلنے لگتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ اے ستون ٹھہر جا! وہ کہتا ہے! اے رب مجھ کو تیری عزت اور جلال کی قسم ہے۔ میں اس وقت تک یوں ہی ہلتا رہوں گا۔ جب تک کہ کلمہ شریف پڑھنے والے سے تو راضی نہ ہو۔ اور اس کے گناہوں کی بخشش نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اور وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔ ابو محمد یافعی نے اپنی کتاب الارشاد میں شیخ ابو عبداللہ قرطبی سے نقل کیا ہے۔ کہ جو کوئی شخص کلمہ ستر ہزار مرتبہ پڑھے! اس کو نار جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے! اور کلمہ شریف کی یہ تعداد اس کے واسطے فدیہ ہو جاتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے یہ بات ایک اثر میں دیکھی تھی۔ اس پر میں نے عمل کیا۔ یعنے ستر ہزار مرتبہ اس کو پڑھا۔ ہمارے زمانہ میں ایک جوان تھا۔ جس کے متعلق عام طور پر مشہور تھا۔ کہ اس پر بعض اوقات جنت نار کا کشف ہو جاتا ہے۔ اور وہ قبر میں میت کے احوال کو دیکھتا ہے۔ کہ وہ جنت میں ہے یا نار میں۔ لیکن مجھ کو اس کا یقین نہیں تھا۔ ایک دن ایک دعوت میں وہ جوان ساتھ تھا۔ کہ وہ اچانک چیخ چیخ کر رونے لگا۔ یہاں تک کہ وہ بیہوش ہو گیا۔ ہم نے اس سے پوچھا کیا بات ہے۔ کیوں روتے ہو۔ اس نے کہا۔ مجھ پر انکشاف ہوا ہے۔ کہ میری ماں آگ میں جل رہی ہے۔ میں نے یہ سنتے ہی کلمہ شریف کی وہ تعداد جو میں نے پڑھ رکھی تھی۔ دل ہی میں اس کی ماں کو بخش دی۔ اور زبان سے کسی پر اس کا اظہار نہ کیا۔ تاکہ اس جوان کے کشف کا امتحان لوں۔ معاً میرے بخشتے ہی وہ جوان ہنس پڑا۔ اور بہت خوش ہوا۔ ہم نے پوچھا۔ اب کیا بات ہے اس نے کہا۔ میری ماں کی مغفرت ہو گئی۔ اب وہ جنت میں ہے۔ مجھے اس واقع سے دو فائدے حاصل ہوئے۔ ایک روایت کی صداقت اور دوسرا اس جوان کے کشف کا یقین۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ جو کوئی کلمہ شریف پڑھتا ہے۔ اس کو تمام جہان کے کافروں کی گنتی کے برابر ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ اس کے قلب
سے ایک چیز سبز رنگ کے پرندہ کی مانند نکلتی ہے۔ اس
کے بازو سفید داود یا قوت اور زرنگار رنگ کے موتیوں
سے مرصع اور جڑاؤ ہوتے ہیں۔ اور آسمان کی طرف وہ
چیز صعود کرتی ہے۔ اس کی شہد کی مکھیوں کی مانند بھنبھناہٹ
ہوتی ہے۔ جو عرش کے نیچے سنی جاتی ہے۔ اس کو خاموش
ہونے کا حکم ہوتا ہے۔ وہ کہتی ہے۔ جب تک مجھے پڑھنے
والے کو بخشا نہیں جائے گا۔ میں خاموش نہیں ہوں گی۔
پھر اس پرندہ کی ستر ہزار زبانیں ہو جاتی ہیں۔ تاکہ قیامت
کے دن تک ان زبانوں سے پڑھنے والے کے حق میں
مغفرت کی دعا کرتا رہے۔ امام رازی نے اپنی تفسیر میں
لکھا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سات کلمے
ہیں۔ اور بندے کے اعضاء بھی سات ہیں۔ اور دوزخ
کے دروازے بھی سات ہیں۔ کلمہ شریف کا ایک ایک
کلمہ بندے کے ایک ایک عضو کا فدیہ ہو کر جہنم کے ایک
دروازے کو اس پہ بند کر دیتا ہے۔

سمرقندی نے کتاب اربعین میں کہا ہے۔ جس شخص
نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ایک مرتبہ پڑھا اس کے
اعمال نامہ سے اس کی چار ہزار برائیاں محو کر دی جاتی ہیں
ابن فاکہانی کا قول ہے۔ کہ گھر میں داخل ہونے کے وقت
کلمہ شریف پڑھنا فقر و افلاس اور غربت کو دور کرنے میں
اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔
ہر چیز کے واسطے صقل ہے۔ دل کا صقل کلمہ شریف
ہے۔ یعنی اس کے پڑھنے اور صوفیوں کے طریق سے اس
کے پڑھنے کی مشق کرنے سے دل کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔
اور آئینہ کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ کلمہ شریف کا ذکر تمام
اذکار سے افضل ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ افضل الذکر
لا الٰہ الا اللہ۔ کلمہ شریف کی پہلی جز۔ توحید باری تعالیٰ کو ثابت
کرتی ہے اور دوسری جز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رسالت کا اعلان کرتی ہے۔ حضرت قبلۂ عالم امیر ملت
مولانا الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب
محدث علی پوری قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے۔ اور میں نے
بارہا آپ کی زبان فیض ترجمان سے سنا ہے کہ کوئی کافر لاکھ
یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرے۔ مومن
نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ محمد رسول اللہ نہ کہے۔
اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ اس کے برعکس اگر کوئی کافر
دل کی تصدیق کے ساتھ محمد رسول اللہ کہے۔ تو ایماندار ہو
جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس جملہ میں اللہ کا اسم شریف بھی
آ جاتا ہے۔ اور نیز حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
رسالت پر ایمان لانا اللہ کی توحید پر ایمان لانے کو مستلزم ہے
لیکن توحید پر ایمان لانا ایمان بالرسالت کو مستلزم نہیں۔

مولانا عبدالعزیز صاحب
نقشبندی مرتضائی، قصور

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

حضرت ابو صالح جنگی رحمۃ اللہ علیہ جو مضافات طبرستان میں قصبہ گیلان یا جیلان میں بڑے مقبول اور خدارسیدہ بزرگ ہوئے ہیں۔ ایک رات چاند کی روشنی میں دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھ کر وضو فرما رہے تھے اوپر کی جانب سے ایک سیب بہتا ہوا آیا۔ سیب بڑا خوبصورت تھا۔ نفس نے تقاضا کیا۔ اور فوراً اٹھا کر کھا لیا۔ اسکے بعد جب اپنے گھر میں آکر بستر خواب پر لیٹ گئے خیال آیا۔ کہ وہ سیب جو میں نے کھایا ہے اسکے مالک کی اجازت کے بغیر کھایا ہے جب تک اسکی قیمت نہ دی جائے۔ یا اسکا مالک درگزر نہ فرمائے۔ قیامت کے دن اسکے مواخذہ سے خلاصی پانی بہت مشکل ہے یہ خیال اسقدر غالب آیا۔ کہ بستر سے اٹھ کر دریائے دجلہ کے کنارے کنارے جسطرف سے سیب بہتا ہوا آیا تھا۔ چلنے لگے آخر کئی دنوں کی مسافت کے بعد ایک شہر آیا۔ وہاں کیا دیکھا۔ کہ دجلہ کے کنارے سیبوں کا ایک باغ ہے اور بعض درختوں کی ٹہنیاں دجلہ کی طرف مائل ہیں۔ آپ کو یقین ہو گیا۔ کہ وہ سیب اسی باغ کا ہے۔ آپ باغ کے اندر تشریف لے گئے۔ باغ کے محافظ سے پوچھا۔ باغ کا مالک کہاں ہے۔ اس نے کہا۔ آپ تشریف رکھئے ابھی آتے ہیں۔ جب مالک آیا۔ تو آپ نے اسلام علیکم کہا۔ اس نے خندہ پیشانی سے سلام کہا [illegible] اور بڑی

محبت اور شفقت سے آپ کے آنے کی وجہ دریافت کی۔ آپ نے فرمایا۔ میں گیلان کا رہنے والا ہوں۔ جو تقریباً یہاں سے تین دن کی مسافت پر ہے۔ میں نے دریائے دجلہ سے ایک سیب بہتا ہوا پکڑ کر کھایا ہے۔ اور یقیناً وہ سیب آپ ہی کے باغ کا ہے۔ جب سے میں نے کھایا ہے۔ میرا سکون قلب تباہ ہو گیا ہے۔ آپ مہربانی فرما کر سیب کی قیمت لے لیں۔ یا مجھ کو معاف کر دیں تاکہ اس کے آخروی عذاب سے نجات پاؤں۔ اس باغ کا مالک بھی خدارسیدہ اور پاک باطن انسان تھا جس کا نام عبداللہ صومعی تھی۔ اس کے ہاں ایک مثل مہتاب کے ایک خوبصورت نیک سیرت جوان ناکتخدا لڑکی تھی۔ وہ اس کے واسطے نیک شوہر کی تلاش میں رہتے تھے۔ جب انہوں نے یہ سیب والا واقعہ سنا۔ تو ان کو ان کے اتقا اور پرہیزگاری کا یقین ہو گیا۔ اور یہ جان کر کہ اس سے بہتر شوہر اپنی لڑکی کے واسطے ملنا دشوار ہے۔ اس شرط پر سیب معاف فرمایا۔ کہ میری اس نام کی لڑکی سے نکاح کریں۔ آپ نے یہ شرط قبول فرمالی۔ عبداللہ صومعی نے فوراً ایک مجلس منعقد کر کے حضرت ابو صالح کا نکاح اپنی

بیٹی فاطمہ امنہ الجبار سے کر دیا۔ آپ نے کچھ عرصہ اپنے سسر کے ہاں قیام کیا۔ اور پھر اجازت لے کر اپنے شہر گیلان میں واپس آ گئے۔ اور اس نیک بیوی کے بطن پاک سے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو ۴۷۰ھ یا ۴۷۱ھ میں قصبہ گیلان میں ایک نورانی نہایت حسین و جمیل خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام عبد القادر رکھا گیا۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ اور لقب جو بہت مشہور ہے۔ محی الدین ہے۔ اس لقب کی وجہ آپ نے یہ بیان کی ہے۔ کہ میں ایک سفر سے بغداد کی طرف سے آ رہا تھا۔ کہ ایک مقام پر ایک شخص کو دیکھا جو بیمار اور بہت کمزور ہے۔ چہرے کا رنگ زرد ہے۔ اس نے مجھے کہا۔ مجھ کو اٹھا دیجئے۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔ پھر وہ دیکھتے دیکھتے بالکل تندرست اور موٹا تازہ ہو گیا۔ چہرے کا رنگ گلاب کے پھول کی طرح نکھر گیا۔ میں اسکی یہ حالت دیکھ کر حیران ہوا۔ اس نے کہا۔ آپ حیران نہ ہوں۔ میں تو آپ کے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہوں۔ جو دنیا کے زمانہ کی بے اعتنائی اور بے رخی سے لاغر اور کمزور ہو گیا تھا۔ اگر آپ نہ اٹھاتے تو مر ہی گیا تھا۔ آج سے دنیا والے آپکو محی الدین کے نام سے پکارا کرینگے۔ جب میں مسجد میں آیا۔ تو لوگ میری قدمبوسی اور دست بوسی کے واسطے یا محی الدین یا محی الدین کہکر جوق در جوق دوڑ رہے تھے۔

حضور غوث پاک نے قرآن مجید اور چند ابتدائی کتب اپنے شہر گیلان میں پڑھیں۔ پھر آپنے بغداد آکر جملہ علوم فنون کی ماہر اور کامل فن اساتذہ سے تکمیل کی۔ جب آپ حصول علم کے واسطے بغداد تشریف لائے ہیں۔ اسکا مختصر واقع جو نہایت دلچسپ ہے یہ ہے۔ کہ آپ ایک دن اپنی گائے کو جنگل میں چرا رہے تھے کہ وہ گائے بھاگ گئی۔ آپ اسکو پکڑنے کے واسطے اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ آخر گائے نے آپکی طرف منہ پھیر کر کہا۔ یا عبد القادر ما خلقت لہذا ولا امرت بہذا۔ اے عبد القادر تو نہ اس کام کے واسطے پیدا ہوا ہے! اور نہ تجھکو اس کام کا حکم دیا گیا ہے گائے کے اس کلام سے آپکے دل پر گہرا اثر ہوا۔ آپ گھر تشریف لائے! اور والدہ سے حصول علم کے واسطے بغداد جانیکی اجازت طلب کی۔ والدہ نے اجازت دیدی! اور چالیس دینار جو باپ کے ترکہ سے انکے حصہ میں آئے تھے وہ آپکو دیئے اور برائے حفاظت آپکی قمیص میں بغل کے نیچے سی دیئے۔ بغداد کی طرف ایک قافلہ آ رہا تھا آپکی والدہ نے اسکے ساتھ آپکو رخصت کیا۔ اور فرمایا بیٹا یہ میری آخری ملاقات ہے! اسکے بعد تو مجھ کو قیامت کے دن ہی مل سکیگا۔ اور وصیت کی کہ صدق گفتاری کو اپنا شیوہ بنانا اور جھوٹ سے کنارہ کرنا۔ راستے میں ایک جگہ راہزنوں کی ایک بھاری جماعت نے قافلہ پر حملہ کر دیا۔ اور تمام مال و اسباب لوٹ کر لیگئے۔ آپ سے بھی ایک ڈاکو نے پوچھا! اے جوان! بتاؤ تمہارے پاس کیا ہے۔ آپنے سچ بولدیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ جو میری بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں! اسنے کچھ دھیان نہ دیا! اور چلا گیا۔ ڈاکوؤں کے سردار نے جب آپکو پوچھا۔ تو پھر بھی وہی بات کہی سردار نے ایک آدمی کو حکمدیا کہ بغل پھاڑ کر دیکھو کیا نکلتا ہے۔ جب پھاڑا گیا تو واقعی چالیس دینار برآمد ہوئے۔ ڈاکوؤں کا سردار بڑا حیران ہوا اور پوچھا۔ تمہیں ہمارے سامنے سچ بولنے پر کس چیز نے برانگیختہ کیا۔ آپنے فرمایا۔ ماں کے عہد نے! یہ بات سن کر وہ سردار رو دیا۔ کہ تو ماں کا عہد پورا کر رہا ہے۔ اور اسکو توڑنے سے ڈرتا ہے۔ ہمارا کیا حال ہوگا۔ کہ سالہا سال سے اپنے مولائے حقیقی کے عہد کو توڑ رہے ہیں! اسکے بعد سردار نے اس پیشہ سے پکی توبہ کی۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی توبہ میں اپنے سردار کی اتباع کرتے ہوئے توبہ کی۔ اور وہ تمام صالح اور نیک بن گئے۔

(باقی آئندہ)

درد کاکوروی

پیتا ہوں جھوم جھوم کر ساغرِ عشق باوضو

حُسنِ نبی کا نور یہ جلوہ نما ہے چار سُو
شمس بہ شمس، مہ بہ مہ، ذرّہ بہ ذرّہ، کو بہ کو

صلِّ علیٰ زباں پہ ہے حُسنِ نبیؐ ہے روبرو
پیتا ہوں جھوم جھوم کر ساغرِ عشق باوضو

سرِ فنا، بقا کا درس ہم کو دیا رسولؐ نے
دانہ بہ دانہ، گُل بہ گُل، رنگ بہ رنگ، بو بہ بو

دیکھتے والضحیٰ جمال اور اذا سجیٰ کمال
خال بہ خال، خد بہ خد، نکتہ بہ نکتہ، مو بہ مو

چشمِ رسول دیکھ کر پھرتے ہیں مست ہو کے ہم
خانہ بہ خانہ، در بہ در، دشت بہ دشت، کو بہ کو

روئے نبی میں شادماں، دیکھ جمالِ حق عیاں
حُسن بہ حُسن، رُخ بہ رُخ، جلوہ بہ جلوہ، ہو بہ ہو

گیسوئے مصطفےٰ سے ہے مست ہر اک گلستاں
غنچہ بہ غنچہ، گُل بہ گُل، شاخ بہ شاخ، بُو بہ بُو

حق سے نبی حق کا ہے راز و نیاز ہر گھڑی
چشم بہ چشم، دل بہ دل، سینہ بہ سینہ، رُو بہ رُو

بادِ صبا یہ کہتی ہے نورِ نبی چھلک اُٹھا
لالہ بہ لالہ، گُل بہ گُل، رنگ بہ رنگ، بُو بہ بُو

درد کے واسطے ہوئی بارشِ رحمتِ نبیؐ
اشک بہ اشک، یم بہ یم، سیل بہ سیل، جُو بہ جُو

منقول

خواتین کی تاریخ کا زریں ورق

امتہ الحبیب

امیر تیمور کا دربار آراستہ ہے۔ امرا وزرا حسب مراتب بیٹھے ہیں۔ سپاہی ننگی تلواریں نکالے کمر بستہ کھڑے ہیں۔ تیمور فتح کی خوشی میں مست ہے۔ ایسا مست جیسے بہت سی شراب پی کر کوئی رند قدح خوار آپے میں نہیں رہتا۔ سر پہ تاج مرصع بدن پر شاہانہ لباس شمشیر کھینچی ہوئی۔ آنکھیں چیتے کی طرح خون آلود نہایت رعب و جلال سے کہنے لگا۔

بایزید —— کہاں ہے وہ بایزید —— جس نے ہماری نافرمانی کی۔ ہمارے مقابلہ میں آیا۔ اور شکست کھائی۔ اسے معلوم نہ تھا۔ کہ شیر کے ساتھ پنجہ آزمائی کے لئے آیا ہے۔ وہ شیر —— جس سے انسان تو انسان شیر بھی آنکھ چراتے ہیں اب تو اُسے عافیت معلوم ہو جائے گی۔ جب کہ خنجر آبدار سے اسے اور اس کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارا جائے گا۔ بس ہمارا حکم ہے۔ کل اس کے اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو۔ چوبدار حاضر ہوتا ہے۔ اور سر جھکا کر عرض کرتا ہے۔ ایک جوان سپاہی حاضر خدمت ہونے کے لئے اصرار کرتا ہے۔

تیمور۔ اصرار کرتا ہے؟ — کیوں؟ چوبدار۔ حضور معلوم نہیں

تیمور۔ اچھا آنے دو۔ سپاہی حاضر ہو کر کہنے لگا۔

اے شہنشاہ عالی جاہ۔ تم نے جو بایزید پر حملہ کر کے خدا کے ہزاروں بندوں کا خون بہایا ہے۔ یہ آخر رنگ لائے گا۔ اس دنیا میں نہیں تو سب سے بڑے دربار میں۔

جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا

یہ ایسا گناہ ہے۔ جو ہرگز ہرگز قابل معافی نہیں۔ تم نے ستر ہزار ترک دھوکہ دے کر سرنگ کے راستے اڑا دیئے۔ یہ ترکوں کا قتل نہیں۔ بلکہ تو نے اسلام کی جڑیں کاٹی ہیں۔ کیا تم کسی مذہب کا حکم یا کسی ملک کا قانون دکھا سکتے ہو۔ جس سے اس بے رحمی کے ساتھ مسلمانوں کے خون کا جواز ثابت ہو۔ لوگوں کی جان بچانے کے لئے بایزید نے نہایت عاجزی سے صلح کا پیغام بھیجا۔ مگر تم نے طاقت کے گھمنڈ میں اس پیغام کو نہایت حقارت سے ٹھکرا دیا۔

اے شہنشاہ عالی وقار! ہم موت کے منتظر ہیں تمہارے جلاد ہمارے خون میں تر کرنے کے لئے اپنے خنجر تیز کئے بیٹھے ہیں۔ اور اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں جب بے گناہ قیدیوں کے سر اڑانے کا ایک اشارہ ہو لیکن موت کا وقت تم پر بھی آئے گا۔ ضرور آئے گا۔۔۔

اس خون ناحق اور ظلم ناروا کی جواب دہی کے لئے حاضر ہونا ہے۔ پھر تم ہی بتاؤ۔ جب ان بے گناہ لوگوں کی نسبت تم سے پوچھا جائے گا۔ اس سوال کا تمہارے پاس کیا جواب

ہو گا۔ کیا کبھی آج تک بہادروں کی تلواریں بے گناہ قیدیوں پر اٹھی ہیں۔ ہمارے ہاتھ پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں کیا تمہارا ضمیر اجازت دیتا ہے۔ کہ اس حالت میں قتل کر دیا جائے۔ ہمارے سر کٹیں گے۔ اور تمہارا نام بہادروں کی فہرست سے کٹ جائے گا۔ تیمور کے چہرے پر ایک رنگ آتا تھا۔ اور ایک جاتا تھا۔ کبھی غصہ سے رخ پر سرخی جھلکنے لگتی تھی۔ اور کبھی خوف وہراس سے زردی چھا جاتی تھی۔

تیمور۔۔۔ تو ایک ترک ہے۔ ایک قیدی ہے۔ اور بایزید کی فوج میں سے۔ اچھا۔ جوان قیدی نے اپنی لوہے کی ٹوپی اتار کر زمین پر پھینک دی۔ اور کہا۔

اے سلطان! میں مرد نہیں ایک ناتجربہ کار عورت ہوں تم اندازہ کر سکتے ہو۔ کہ جس قوم کی عورتیں ایسی نڈر اور جانباز ہیں۔ اس کے مرد کیسے بے خوف اور دلیر ہوں گے۔ تیمور اور اس کے درباری یہ دیکھ کر حیران وششدر رہ گئے وہ جان سپاہانہ تقریر کاٹ کر گئی۔ سلطان نے پوچھا۔ "تمہارا نام"؟

"امتہ الحبیب ترکی فوج کے ایرانی جنرل یزدانی کی بیٹی"۔

بادشاہ نے امتہ الحبیب اور اس کے ساتھ کے تمام قیدیوں کا خون معاف کر دیا۔ اس کے بعد امیر تیمور نے اس بہادر اور عقلمند عورت کے ساتھ شادی کا ارادہ ظاہر کیا۔ جسے اس نے اور اس کے باپ نے منظور کر لیا۔ اور امتہ الحبیب حمیدہ بانو بن کر ہندوستان کی ملکہ کہلائی۔

ماہ ستمبر کے شمارہ میں چند غلطیاں چھپ گئی ہیں انکی تصحیح فرمالیں

صفحہ ۱۴ پہلی رباعی کے پہلے مصرع میں لفظ ندا سے پہلے یہ کا لفظ رہ گیا ہے۔ اصل میں مصرع یوں ہے "یہ ندا آتی ہے وشتِ عرب سے"

دوسرے مصرع میں لفظ نسب کی بجائے کسب لکھا گیا ہے اصل مصرع ہے "فضیلت ہے ترکِ کسب سے"

صفحہ ۳۲ نظم کے پانچویں شعر کا پہلا مصرع یوں ہے۔ "آپ ہیں شاہِ جماعت سے سخی کے فرزند"

صفحہ ۱۲ سطر ۱۹ آمنو پر کی بجائے اتقوا اللہ پر کونوا مع الصادقین کا عطف ہے" ہونا چاہیئے

انشاءاللہ آئندہ کاپیوں اور پروف کو بڑی احتیاط سے دیکھا جائے گا اور قارئین کو شکایت کا موقع نہیں ہو گا۔

(ایڈیٹر)

مولانا الحاج عارفِ نوجوان پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب
جماعتی نقشبندی علی پوری مدظلہٗ

سفرِ حج

مولانا مولوی حافظ قاری محمد فضل الرحمان صاحب مدنی نے مدینہ منورہ پہنچ کر مجھ کو ہوائی جہاز کویت ایرویز کا ٹکٹ بھیجا۔ ۳۰ مئی کو میں نے پی ٹو فارم سٹیٹ بنک پاکستان میں پُر کر کے دیا۔ اور ۳۱ مئی کو قریباً دو بجے بعد دوپہر سٹیٹ بنک پاکستان سے اجازت نامہ حاصل ہُوا۔ اس کے بعد ہوائی جہاز کی کمپنیوں سے ہوائی جہاز میں دو سیٹیں حاصل کرنے کے واسطے ایک اپنے لئے اور ایک ملک شیر محمد خاں صاحب جے۔ سی۔ او۔ ریلوے روڈ لاہور کے واسطے جو میرے ہمراہ تھے گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ میں اس کام میں اِدھر اُدھر کار میں بیٹھ کر رات کے قریباً سات بجے تک گھومتا رہا۔ اور ہوائی جہاز کے بڑے آفیسروں سے ملتا رہا لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر کار رات کے آٹھ بجے ذرا آرام کرنے کے لئے کیونکہ بہت تھک گیا تھا میں اوسی کمپنی کے ایک کمرہ ایر کنڈیشن یعنی برفانی کمرہ میں بیٹھ گیا۔ گرمی کا موسم تھا وہاں طبیعت کو سکون حاصل ہُوا۔ ابھی دس منٹ ہی گذرے ہوں گے کہ ایک آدمی نے آکر بوجہ کسی مصلحت یا مانع کے سفرِ حج کو ملتوی کر دیا اور دو سیٹیں کینسل کروا دیں۔ مجھے بکنگ کلارک نے اندر بلایا اور کہا پیر صاحب آپ کو مبارک ہو خدا نے آپ کی مدد کی دو سیٹیں آپ کے واسطے خالی ہو گئی ہیں اب آپ جا سکتے ہیں۔ آپ صبح یکم جون بدھ کو پورے پانچ بجے بحرین روانہ ہو جائیں گے۔

صبح کے وقت ہمارا جہاز نصف گھنٹہ لیٹ کسی باہر کے ملک سے کراچی پہنچا۔ اور پھر ہم کراچی سے ساڑھے پانچ بجے صبح جہاز پر سوار ہو کر ساڑھے آٹھ بجے بحرین پہنچے۔ وہاں کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر دہران کے واسطے دوسرا جہاز تبدیل کیا۔ اور ساڑھے دس بجے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر نصف گھنٹہ میں درمیانی مسافت طے کر کے پورے ۱۱ بجے دوپہر دہران پہنچے اور دہران سے چار گھنٹہ بعد جدہ شریف کے لئے جہاز حاصل ہُوا۔ اس پر سوار ہو کر رات کو جدہ شریف پہنچے۔ چونکہ مجھ کو تجارتی تعارفات کو جدہ شریف میں قیام کیا اور علی الصبح جدہ شریف سے بسواری کار مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ مکہ معظمہ پہنچ کر معلم صاحب کے مکان پر سامان رکھا اور طواف قدوم اور عمرہ سے فارغ

ہو کر کار میں سوار ہو کر منیٰ میں پہنچے اور دوپہر کا کھانا
وہیں تناول کیا - اور پھر ظہر کی نماز اپنی جماعت کے
ساتھ ادا کی - اسی طرح پانچوں نمازیں اپنی جماعت
کے ساتھ پڑھیں -

۳۰ جون جمعہ کے روز طلوع آفتاب کے بعد
منیٰ سے عرفات شریف میں گئے - یہ سفر بھی بذریعہ
کار طے ہوا - وہاں سارا دن عبادت میں گذرا عشاء
کے وقت کار میں بیٹھ کر مزدلفہ آئے اور وہاں
مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی - اور پھر
ساری رات عبادت میں گذری -

صبح ۴ جون ہفتہ کے دن دس بجے کار میں بیٹھ
کر منیٰ میں گئے اور جمروں کی رمی کی - اس کے بعد دو
موٹے تازے دنبے ذبح کئے اور حجامت بنوائی اور
غسل کیا اور دوپہر کا کھانا کھایا - ظہر کی نماز پڑھ کر
ملک صاحب کے ہمراہ طواف زیارت کے واسطے
مکہ معظمہ آئے - طواف سے فارغ ہو کر منیٰ میں پہنچ کر
مغرب کی نماز پڑھی -

۵ جون اتوار کے دن منیٰ میں قیام کیا اور
جمروں کی رمی کی -

۶ جون پیر کو مکہ معظمہ میں آ کر مغرب کی نماز
پڑھی - اور منگل، بدھ، جمعرات تین دن مکہ میں
قیام کیا اور بیت اللہ شریف کے طواف سے
لطف اندوز ہوتے رہے -

جمعہ کے روز عصر کے وقت مدینہ منورہ کی حاضری
کے واسطے سامان سفر باندھا - اور اسی رات روضہ
اقدس پر حاضری کا شرف حاصل ہوا - صبح فجر کی نماز
کے بعد نہا کر نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی اور
حرم شریف میں حاضر ہو کر نماز اپنی جماعت سے پڑھی
اور بارگاہِ نبوت میں نہایت فروتنی اور انکساری سے
باادب حاضری دی - اور پھر دس بجے گھر آ کر ناشتہ
تناول کیا - اور اس سے فارغ ہو کر پھر دربار معلیٰ
آثار میں حاضر ہو گئے - اور قرآن شریف سے پانچ
پارے پڑھے - اور نوافل کی چند رکعت اور دو
ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا -

گرمی حد سے زیادہ تھی - گھر آ کر غسل کیا اور
حضرت مولوی قبلہ ضیاء الدین احمد القادری کی خدمت
میں حاضر ہوا - دوپہر کا کھانا اہل عرب کے دستور کے
مطابق بعد از نماز ظہر کھایا - ظہر کی نماز اپنے اہل سنت
وجماعت احباب کے ساتھ باجماعت ادا کی - اس کے
بعد دربار نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر
ہوئے اور چند نعتیں جو میری اپنی تصنیف تھیں پڑھیں
پھر درود وسلام عرض کرنے کے بعد عصر کے وقت
مولانا ضیاء الدین احمد القادری کے گھر آ کر سکنجبین لیموں
نوش کیا - اور اس کے بعد چائے پی کر حرم شریف
میں حاضر ہو کر نماز باجماعت ادا کی - اور دلائل
الخیرات کی منزل پڑھی اور درود وسلام عرض کر کے
ختم شریف معصومیہ پڑھا - اور پھر نماز مغرب کے وقت
اجازت حاصل کر کے قبلہ حضرت مولانا موصوف
کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مدینہ منورہ کی متبرک
اور نورانی صراحیوں سے ٹھنڈا اور نہایت خوشگوار اور پینہ

سلسلہ مکاتیب

رسالہ انوار الصوفیہ قارئین کی نظر میں

صاحبزادہ سید اختر حسین شاہ صاحب نگران اعلیٰ علی پوری

مخلص و مجسم مجمع مکارم اخلاق حسنہ مولوی صاحب!
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ طالب خیریت بخیریت۔ آپ کا مکتوب گرامی کل موصول ہو کر باعث مسرت و بہجت ہوا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی پچاس سالہ یادگار از سر نو آپ کے ہاتھوں سے تازہ ہو رہی ہے۔ جو آپ کے لئے فلاح دارین کا باعث اور آپ کے مخزن حسنات میں زیادتی کا موجب ہوگی اور ہمارے لئے دلی مسرت و اطمینان قلب کا باعث بنے گی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی اس یادگار کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین ثم آمین۔ اور آپ کی ہمت ہیں تاحین حیات اس کار خیر سے بہرہ ور ہوتی رہے۔ آمین ثم آمین۔ آپ ہمت بلند رکھیں گے تو سب کام بن جائیں گے اور مشکلات آسان ہو جائیں گی ۔

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ۔۔۔ بقدر ہمت تو باشد اعتبار تو

حافظ مظہر الدین صاحب ابن حضرت مولانا علامہ صوفی نواب الدین صاحب ستکوہی ثم رامداسی

برادرم محترم سلام مسنون!
کرم نامہ اور رسالہ انوار الصوفیہ غیر متوقع طور پر ملا تو کیا عرض کروں کس قدر مسرت ہوئی۔ اس کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ماضی کا ایک ایک نقش ابھر کر سامنے آ گیا ہے۔ مدرسہ نقشبندیہ میں گذری ہوئی زندگی کی کیف آگین ساعتوں کی یاد تازہ ہو گئی۔ اللہ غنی۔ کیسا ہوش ربا عالم تھا۔ مدرسہ کی سنگ مرمر سے بنی ہوئی مسجد پر چاندنی راتیں کتنی حسین معلوم ہوتی تھیں۔ ہم لوگ حوض پر محو مطالعہ ہوتے تھے۔ صاحبزادہ اختر حسین صاحب کے سامنے شمع ہوتی تھی۔ مجھے ان کے قریب بیٹھا ہوا دیکھ کر آپ بعض اوقات پھبتی کس دیتے تھے اور ساری محفل کشت زار زعفران بن جاتی تھی۔
صاحبزادہ آل حسین (مرحوم) اور محمود شاہ (مرحوم) کی زندہ دلیوں کا سلسلہ بدستور جاری رہتا تھا۔

اب انہی گذرے ہوئے لمحوں کی یاد میری زندگی ہے۔ کیا اختر حسین صاحب نے مجھے کبھی یاد نہیں کیا؟ انکی بے التفاتی کے باوجود میں اب بھی انہیں یاد کر کے سعد حاصل کر لیتا ہوں۔ علی پور کا ایک ایک منظر اب بھی میری نگاہ میں ہے جی چاہتا ہے کہ مرنے سے پہلے میں ان تمام مناظر کو ایک دفعہ دیکھ لوں۔ جن سے میرے بچپن کی کئی حسین یادیں وابستہ ہیں۔ لیکن بظاہر اس کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ انوار الصوفیہ میں میں اور آپ کبھی بچپن میں لکھا کرتے تھے اب آپ اس کے مدیر بن گئے ہیں مبارک ہو۔ یہ ہمارا بچپن کا ساتھی ہے۔ ماسٹر کرم الٰہی صاحب کے وصال کی خبر بھی پرچے ہی کے ذریعہ موصول ہوئی۔ خدا انہیں مغفرت فرمائے۔ ان کی ذات کئی صفات کا مجموعہ تھی۔ انوار الصوفیہ کے واسطے ایک نعت بھیج رہا ہوں شاید پسند خاطر ہو۔ راقب مرحوم کی نعتوں کی اشاعت کی خبر سن کر بڑی خوشی ہوئی۔ آج سے کوئی ربع صدی پہلے ان کے کلام کی دھوم تھی۔ میلاد کی محفلوں میں انہی کا کلام پڑھا جاتا تھا۔ لیکن آج کی دنیا ان کے نام تک سے ناآشنا ہے۔ یہ کتنا عظیم حادثہ ہے۔

حافظ مظہر الدین راولپنڈی

جناب کلیم صاحب حیدرآبادی جماعتی نقشبندی صدر بازار سیالکوٹ

مخدومی حضرت مولٰنا صاحب قبلہ مدظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کل شام کی ڈاک سے انوار الصوفیہ نظر افروز ہوا۔ الحمد للہ والمنۃ کہ آنجناب کی مساعی مشکور ہوئیں اور جماعت کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ جناب کی علو ہمتی لائق رشک اور مستحق صد آفرین ہے۔ ناچیز کا دلی ہدیہ مبارک باد اور یاد آوری کا شکریہ قبول فرمائیں۔ جس روش پر رسالہ ہذا ماضی قریب میں چلتا رہا اس کا اعادہ نہ ہو تو مستقبل کے متعلق خوش آئند توقعات بے جا نہ ہوں گے۔

کلیم جماعتی

حضرت مولٰنا محمد یوسف صاحب خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

جناب قبلہ حضرت علامہ صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب کا جریدہ مبارک انوار الصوفیہ موصول ہوا۔ پڑھ کر دل کو بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کا تمام جرائد سے بول بالا کرے۔ مضامین بڑے دلچسپ ہیں خصوصاً انوار قرآن اور انوار حدیث یہ دو تو مضمون تو واقعی مسلسل آنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اس جریدہ کو مقبول خاص وعام بنائے۔ آمین ثم آمین

ابو الاحسن محمد یوسف گوجرانوالہ

صوفی محمد طاہر صاحب مراد آباد (بھارت)

معظم و مکرم جناب مولٹنا گوہر صاحب - السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ -

رسالہ انوار الصوفیہ وصول ہوا - جس کو پڑھ کر بڑی مسرت اور خوشی ہوئی - آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوا -

فقیر دعا گو ہے مولا کریم اس کو تا قیامت قائم و دائم رکھے اور آپ کی عمر دراز فرمائے - آمین

(محمد طاہر مراد آباد)

حضرت مولٹنا عبد العزیز صاحب مزنگ - لاہور

اجراء انوار الصوفیہ کی مبارک ہو - خدا کرے کہ اس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہو - آمین ثم آمین

(عبد العزیز عفی عنہ)

حضرت مولٹنا محمد شریف صاحب متعلم بصیر پور

آپ کا رسالہ انوار الصوفیہ جونہی ملا دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور روح کو تازگی حاصل ہوئی -

الحمد للہ خداوند قدوس نے آپ کے بلند عزائم کو محکم اور مضبوط بنایا - دعا ہے کہ خداوند قدوس اپنے فضل و کرم سے آپ کے ادارہ کو علو اور برتری اور فوقیت عطا فرمائے - آمین ثم آمین

آپ کے رسالہ کے مضامین دلائل سے مزین اور مستند کتابوں کے حوالہ جات سے مرشح ہیں - ورنہ آجکل اس دور پُرفتن میں اکثر رسائل و جرائد اس خوبی سے معرا اور خالی نظر آتے ہیں - اس اعتبار سے یقین ہے کہ آپ کے رسالہ کو مقبولیت عامہ کا بہت بلند مقام حاصل ہوگا -

(محمد شریف متعلم دورہ حدیث بصیر پور)

مولانا عبدالعزیز صاحب۔ مزنگ لاہور

قرآن کریم میں ہر چیز کا روشن بیان ہے

نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ۱۴ ع ۱۷)

ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

(کنز الایمان) اثر مرتضوی بھی اس کی جامعیت کا مؤید ہے۔

مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَعِلْمُهُ فِي الْقُرْآنِ وَلٰكِنَّ الرِّجَالَ يَعْجِزُ عَنْهُ۔ فَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَيُمْكِنُ اسْتِخْرَاجُهُ مِنَ الْقُرْآنِ (کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس کی تعلیم قرآن میں نہ ہو۔ لیکن لوگ اس سے عاجز ہیں۔ پس کوئی چیز ایسی نہیں مگر اس کا قرآن سے نکالنا ممکن ہے)

۔ جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ لٰكِنْ

قرآن میں سب علوم ہیں لیکن

تَقَاصَرَ عَنْهُ أَفْهَامُ الرِّجَالِ

لوگوں کی عقلیں اسکے سمجھنے سے قاصر ہیں

(مطلب یہ کہ) کوئی چیز نہیں جس کا علم قرآن میں نہ ہو۔ ہر چیز کا استخراج قرآن کریم سے ہو سکتا ہے۔ لیکن عام لوگوں کے فہم قاصر ہیں۔ بعض علمائے کرام اور برخے عالی مقام نے ذکر سنین حیات سرور کائنات علیہ و علیٰ الہ التحیات و التسلیمات کو بھی اسی قرآن عظیم الشان کی آیات بینات سے استنباط فرمایا ہے کہ سورہ منافقون کی آیت

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا (پ۲۸)

اور ہرگز اللہ تعالےٰ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب

اس کا وعدہ آجائے (کنز الایمان) سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ برس کی آخری آیت مفاد ہے۔ اس لئے کہ یہ ترسیٹھویں سورۃ ہے اور سورۂ تغابن اس کے بعد آدلّ دلیل حضرت کی وفات اور انقراضِ عمر حیات پر تحسر و تاسف فرما رہی ہے۔ اور اسی طرح اکابر امتؒ نے بقدر امکان سائر معلومات بالدرایت جس کو صناعت کہتے ہیں اور جملہ معلوم جس کو علم بولتے ہیں اسی کلام ابلغ النظام سے استفادہ فرمایا ہے مثلاً

۱۔ **خیاطت** (سینا پرونا) کو

وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ (پ۸ ع ۹) اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے۔

۲۔ **حداوت** (آہن گری) کو

اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ (پ۲۲ ع ۸) ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا۔ اور اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيدِ (پ۱۶ ع ۲) مجھے لوہے کے بڑے بڑے تختے لا دو۔

۳۔ **زراعت** کو

اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ (پ۲۷ ع ۱۵) تو بھلا بتاؤ تو جو تم بوتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو۔

۴۔ **صیاغت** (زرگری) کو

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ (پ۹ ع۱۸)

اللہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا بیٹھے۔

۵- زجاجت (شیشہ گری) کو
صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيرَ (پ ۱۹ ع ۱۸) یہ ایک چکنا صحن ہے شیشوں سے۔

۶- فخارت (خشت سازی) کو
فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ (پ ۲۰ ع ۷)
تو اے ہامان! میرے لئے گارا پکا کر ایک محل بنا (سب سے پہلے ہامان نے اینٹ بنائی پہلے نہ تھی (خزائن)

۷- ملاحت (کشتی بانی) کو
وَأَمَّا السَّفِينَةُ الآیۃ (پ ۱۶ ع ۱)

۸- نجارت (بڑھئی کا کام) کو
وَاصْنَعِ الْفُلْكَ الآیۃ (پ ۱۲ ع ۴)

۹- غواصی (غوطہ خوری) کو ۱۰- اور معماری
كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ الآیۃ (پ ۲۳ ع ۱۲) ہر معمار اور غوطہ خور۔

۱۱- کتابت کو
عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (پ ۳۰ ع ۲۱) خدا وہ ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔

۱۲- قصارت (کپڑے دھونا) کو
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (پ ۲۹ ع ۱۵) اپنے کپڑے پاک رکھو۔

۱۳- جزارت (ذبح کرنا) کو
إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ (پ ۶ ع ۵) مگر جنہیں تم ذبح کرلو۔

۱۴- کیالت (ماپ تول) کو
وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ (پ ۸ ع ۸) اور اس دن تول ضرور ہونی ہے۔

۱۵- حجارت (پتھر سے گھر بنانا) کو
تَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا (پ ۸ ع ۷) اور پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو۔

۱۶- غزالت (سوت کاتنا) کو
نَقَضَتْ غَزْلَهَا (پ ۱۴ ع ۱۹) اور اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا۔

۱۷- فساجت (بنتا) کو
كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا (پ ۲۰ ع ۱۶)
مکڑی نے جالے کا گھر بنایا۔

۱۸- خبازت (روٹی پکانا) کو
أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا (پ ۱۲ ع ۱۵) میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں۔

۱۹- طباخی (گوشت بھوننا) کو
جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (پ ۱۲ ع ۷) ایک بچھڑا بھنا لے آئے۔

۲۰- قندیل (لالٹین) کو شمعدان
كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ (پ ۱۸ ع ۱۱) جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔

۲۱- صباغت (رنگریزی) کو
جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ (پ ۲۲ ع ۱۶) پہاڑوں میں راستے ہیں سفید اور سرخ۔

۲۲۔ رمی (پھینکنا) کو

وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ (پ ۹ ع ۱۶) اور اے محبوب! صلے اللہ علیہ وسلم وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی تھی۔

۲۳۔ رکوب خیل
۲۴۔ رکوب بغال
۲۵۔ رکوب حماز

کو { وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا (پ ۱۴ ع ۷) اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو۔

۲۶۔ بائیسکل
۲۷۔ موٹر سائیکل
۲۸۔ ہوائی جہاز

{ وغیرہ قیامت تک آنے والی سواریاں کو۔

یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (پ ۱۴ ع ۷) میں شامل ہیں اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔

۲۹۔ کشتی کی سواری کو

وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ (پ ۱۸ رکوع اول) اور کشتی پر سوار ہوتے ہو۔

۳۰۔ شتر سواری کو

وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْفُلْکِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْکَبُوْنَ (پ ۲۵ ع ۷) اور تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں۔

۳۱۔ سرگوشی کو

لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰھُمْ (پ ۵ ع ۱۴) اور ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلا نہیں۔

۳۲۔ سلام علیک کرنے کو

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَلْاٰیَۃ (پ ۵ ع ۸)

جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔

۳۳۔ تدفین (قبر میں دفن کرنا) کو

فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ (پ ۶ ع ۹)

تو اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا زمین کریدتا۔

۳۴۔ لباس پہننے کو

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا الاٰیۃ (پ ۸ ع ۱۰) اے آدم کی اولاد! بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو۔

۳۵۔ منکوحہ سے مجامعت کو

فَلَمَّا تَغَشّٰھَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا (پ ۹ ع ۱۴)

پھر جب مرد اس پر چھایا اُسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا مَا بَعْدَھَا۔ اور اسی طرح بعض علمائے تحریر (عالم) نے

۳۶۔ علم ہئیت کو

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا (پ ۴ ع ۱۱) اے رب ہمارے! تو نے یہ بیکار نہ بنایا۔

۳۷۔ علم ہندسہ کو

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ (پ ۲۹ ع ۲۱)

چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں ہیں

۳۸۔ علم طب کو

فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (پ ۱۴ ع ۵) اس میں لوگوں کی تندرستی ہے اور کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (پ ۸ ع ۱۰) کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو۔ کُلُوْا اشارہ ہے غذا کی طرف

وَاشْرَبُوْا دوا کی طرف اور وَلَا تُسْرِفُوْا پرہیز کی طرف۔

۳۹۔ علم تشریح الابدان کو

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لحما (پ۱۸ ع اول) ہم نے پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا۔

۴۰۔ اور بعض علمائے عظام عالیشان نے ضبط مخارج حروف قرآنیہ مع رعایت موقوف وغیرہ کر کے اس کا نام علم قرأت وتجوید رکھا۔ اور وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا سے استدلال کیا ہے (تفسیرات احمدیہ فی بیان الآیات الشرعیۃ مصنفہ حضرت شیخ احمد المدعو بملا جیون جونپوری مطبوعہ فتح الکریم بمبئی ۱۳۲۷ھ وغیرہ)

۴۱۔ تفسیر خزائن العرفان سورہ نحل (پ۱۴ ع ۱۸) میں ابوبکر بن مجاہد سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک روز فرمایا کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو۔ اس پر ان سے کسی نے کہا کہ سراؤں کا ذکر کہاں ہے فرمایا اس آیت لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ

نیز ملا جیون موصوف فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں ستر ہزار چار سو پچاس (۷۰۴۵۰) علوم ہیں (ص۲)

۴۲۔ گیارہویں شریف۔ مما رزقناهم ينفقون (تفسیر خزائن العرفان ص۳) كلوا مما

طعام گیارہویں شریف

ذکر اسم اللہ (عزیز البیان خزائن العرفان)

۴۳۔ میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم

(۱) لقد جاءکم رسول من انفسکم (توبہ)

(۲) قد جاءکم من اللہ نور (مائدہ)

(۳) لقد من اللہ علی المومنین (آل عمران)

(۴) هو الذی بعث فی الامیین رسول (جمعہ)

(۵) مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد (صف)

(۶) قد جاءکم برهان من ربکم (نساء)

(تفسیر نور العرفان مصنفہ مولوی احمد یار صاحب بدایونی)

۴۴۔ انبیاء کو بشر کہنا طریقہ کفار ہے۔

البشر یهدوننا فکفروا (تغابن)

ما انتم الا بشر مثلنا (یٰسین)

(تفسیر نور العرفان)

۴۵۔ حضور حاضر ناظر ہیں

انا ارسلناك شاهدا (احزاب - فتح مزمل)

(بقرہ - نساء توبہ)

نور العرفان

۴۶۔ اللہ تعالے امکان کذب جھوٹ سے پاک ہے

من اصدق من اللہ حدیثا (نساء)

من اصدق من اللہ قیلا (نساء)

انه لا یخلف المیعاد (آل عمران)

(تفسیر نور عرفان)

کرامات اولیاء اللہ برحق ہیں

کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقا (آل عمران)

هزی الیك بجذع النخلة (مریم)

قال الذی عنده علم من الکتاب انا اتیك به قبل ان یرتد طرفك (نمل)

تحسبهم ایقاظا وهم رقود (کہف)

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بلند ہے۔

ورفعنا لك ذکرك (انشراح)

ورفع بعضهم درجات (بقرہ)

۵ فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

النبی اولی بالمومنین

متعہ حرام ہے۔

محصنین غیر مسافحین (نساء)
من ابتغی وراء ذالک فاولئک
ھم العادون (معارج)
والیستعفف الذین الخ (النور)
نور عرفان

تقلید ضروری ہے

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون (الانبیاء)

لعلمہ الذین یستنبطونہ (نساء)

تقیہ حرام ہے

تولوا اشھدوا بانا مسلمون (آل عمران)

لواطت حرام ہے

انا تتون الفاحشۃ ما سبقکم بہا من احد من العلمین (الاعراف)

حضرت غلام محی الدین صاحب قصوری کا سالانہ عرس شریف

۱۳-۱۴ اکتوبر بروز جمعرات جمعہ بڑے قبرستان کے وسیع میدان میں قطب زماں خواجہ خواجگان حضرت مولانا مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری کا سالانہ عرس شریف زیر اوارت حضرت مولٰنا صاحبزادہ سید شبیر حسین صاحب سجادہ نشین بڑے تزک واحتشام اور دھوم دھام سے منعقد ہوا۔ عقیدت مندان اور وابستگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ دور دراز سے آئے ہوئے تھے۔ جلسہ کے پنڈال میں جو بہت وسیع تھا بڑی رونق تھی۔ عقیدت مند سینکڑوں کی تعداد میں بڑے ذوق وشوق سے ہمہ تن گوش بن کر بیٹھے ہوئے تھے۔ نعت خوانان خوش الحان نے نعت خوانی کی جس سے حاضرین محظوظ ہوتے رہے۔ اور علماء کرام اور واعظین حضرات نے اپنے وعظ سے قلوب کو تابندگی اور درخشندگی عطا کی۔ اس مبارک اور پُر انوار جلسہ میں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین حضرت مولٰنا صاحبزادہ حافظ محمد مطلوب الرسول صاحب مدظلہ العالی بھی رونق افروز تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے مریدین بھی کثیر تعداد میں تھے۔ علماء کرام جنہوں نے وعظ فرمایا ان میں مندرجہ ذیل حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت مولٰنا مولوی غلام حسین صاحب گھنڈل بھٹیاں ضلع منٹگمری۔ جناب مولٰنا مولوی قاری غلام رسول صاحب لاہور جناب مولٰنا مولوی علامہ نور حسین صاحب فریدآبادی۔ جناب مولٰنا مولوی عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد کوٹ غلام محمد خاں قصور۔ موخر الذکر حضرات نے نہایت مؤثر اور مدلل عالمانہ طریق سے کتاب وسنت کی روشنی میں فضائل اولیا اور ان کے تصرفات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ جس سے حاضرین عش عش کر اٹھے۔ حضرت مولٰنا سید علی احمد شاہ صاحب بی اے صاحب صدر کے برادر صغیر نے بھی صوفیائے کرام کے موضوع پر ایک جامع اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین نہایت محظوظ ومسرور ہوئے۔

حسن عقیدت
ممتاز علی خاں سکھر کی ملتان

قصیدہ شریف در شان بابا جی چوراہیؒ

میرا خالی کاسہ بھر دے اے بابا جی چوراہیؒ
اک نظر کرم کی کر دے اے بابا جی چوراہیؒ

تیری شان ہے ارفع اعلیٰ تیرا نام ہے جگ میں بالا
تو مجھ کو بھی روشن کر دے اے بابا جی چوراہیؒ

تیرے حافظ کا متوالا ہوں میں اُن کا ملنے والا ہوں
کچھ مطلب مجھے بھی کر دے اے بابا جی چوراہیؒ

میرے دل میں ہے اُلفت تیری تو سن لے عرضی میری
میری مشکل آسان کر دے اے بابا جی چوراہیؒ

تو محرم ہے عرفاں ایماں کا اور کنز ہے مخفی ایقاں کا
کچھ مجھے عنایت کر دے اے بابا جی چوراہیؒ

میں مرشد کا دیوانہ ہوں اور تیرا بھی پروانہ ہوں
مجھے مست الست تو کر دے اے بابا جی چوراہیؒ

میں منگتا ہوں تو داتا ہے یہ جگ سب تیرا کھاتا ہے
میری جھولی بھیک سے بھر دے اے بابا جی چوراہیؒ

ممتاز ثنا گر تیرا ہے شہ جماعتؒ کا یہ چیرا ہے
اسے فیض کا مبدا کر دے اے بابا جی چوراہیؒ

چچا کے قلم سے

بچّوں کا صفحہ

اس صفحہ میں بچوں کی دینی و مذہبی تعلیم کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ نہایت آسان لفظوں میں بچّوں کے واسطے اصلاحی مضامین شائع کئے جایا کریں گے۔ اس سلسلہ میں بچے ایڈیٹر کی معرفت اپنے چچا سے مسائل اور دینی تعلیم کے بارے میں پوچھ گچھ کر سکتے ہیں۔ ان کے جوابات ان کے نام کے ساتھ رسالہ میں شائع کر دیئے جایا کریں گے۔

سیدھی راہ

آؤ بچو! ہم تمہیں ایک ایسا راستہ بتائیں کہ جہاں جانے کے لئے نہ تو کسی پاسپورٹ کی ضرورت ہے اور نہ ویزا کا جھگڑا۔ کسی مجسٹریٹ کی سفارش یا کسی بڑے آدمی کی رہبری کی کچھ ضرورت نہیں۔ ہمارے حضور حضرت محمد رسول اللہ کا ارشاد ہے۔ کہ اے انسان تیرے برابر کون ہو سکتا ہے کہ جب تو چاہے اپنے اللہ کے حضور میں چلا جائے۔ تجھے کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ کیسی اچھی بات ہے وضو کیا اور نماز کی نیت باندھی، اللہ اکبر کہا اور دربار خداوندی میں پہنچ گئے۔ یاد رکھو اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لینا سارے جہان کی بادشاہت سے بہتر ہے۔ تمام غم دور ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نماز کے ساتھ تین بڑی نعمتیں وابستہ ہیں

۱۔ جب نمازی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے اوپر سر سے لے کر آسمان تک اللہ کی رحمت کی گھٹا چھا جاتی ہے اور نیکیاں مینہ کی طرح برستی ہیں۔

۲۔ فرشتے اس نمازی کو دیکھنے کے واسطے آتے ہیں۔

۳۔ ایک فرشتہ کھڑے ہو کر آواز لگاتا ہے۔ کہ اے نمازیو! اگر تم دیکھ لو کہ تمہارے سامنے کون ہے اور تم کس سے کلام کر رہے ہو تو خدا کی قسم قیامت تک بھی سلام پھیرنے کا نام نہ لو۔ تمہارا دل چاہے گا کہ بس نماز ہی میں ساری عمر گذار دیں۔

ہاں تو میرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضری کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ وہ ساری کائنات کا بادشاہ ہے۔ اس کے پاس جانے کے لئے یہ راستہ بالکل صاف اور سیدھا ہے۔ پھر اس پر قائم رہنے سے سب کچھ مل جاتا ہے۔ بھلا ایسی آسان بات اور کیا ہو گی۔ تم سب یقین کرو کہ نماز کے بغیر کوئی نیکی، کوئی اچھا کام اور کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ نماز تمام عبادتوں اور نیکیوں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ اب تم سب کو چاہیئے کہ آج ہی سے نماز شروع کر دو۔ انشاءاللہ کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔

اب تم ہی کہو کہ نماز کا پڑھنا اچھا ہے یا نہیں۔ البتہ شیطان سے بچتے رہو۔ کیونکہ یہ نماز کا سخت دشمن ہے۔ وہ تمہارے دلوں میں گھس کر یہی کہے گا کہ اچھا آج

نہیں کل سے پڑھیں گے۔ کیونکہ وہ یہ تو چاہتا ہے کہ تم عبادت نہ کرو اور میری طرح گمراہ ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم نے آنے والے خطرات اور وسوسوں کا ساتھ نہ دیا اور وضو کرکے جلدی سے نیت باندھ لی تو شیطان تمہارے پاس سے بھاگے گا۔ جیسے تم نے اس کے سر پر لٹھ مار دیا ہو۔ اور وہ روتا چیختا ہوا یہ جا اور وہ جا۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

بچو! جو کام طریقہ سے کیا جائے اس کا اثر اور نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ اور جو کام بے طریقہ ہو اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور وقت ضائع ہونے کے ساتھ پریشانی اور غم الگ ہوتا ہے۔ اس لئے تم سب ہم سے اب نماز پڑھنے کا طریقہ سنو۔

نماز کے واسطے وضو کرنا ضروری ہے۔ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے پہلے یہ جانو کہ وضو کس طرح کرتے ہیں۔ پانی کا ایک لوٹا لے کر قبلہ رُخ ہو کر بیٹھ جاؤ۔ نہیں تو کسی حوض کے کنارے یا ٹونٹیوں کے سامنے بیٹھ جاؤ۔ اور اپنی آستینوں کو کہنیوں کے اوپر تک اٹھا لو۔ پھر تین دفعہ اپنے ہاتھ گٹوں تک دھوؤ اور پھر تین دفعہ منہ میں پانی ڈال کر کلی کرو۔ اسی طرح پھر تین دفعہ ناک میں بھی پانی ڈالو اور ناک کو خوب جھاڑو اور صاف کرو۔ کلی کرتے وقت مسواک کرو یا کلمہ کی انگلی ہی سے دانتوں کو خوب ملو۔ پھر اپنا منہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک تین دفعہ دھوؤ۔ پھر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین دفعہ دھوؤ اس طرح کہ چلو میں پانی بھر کر اسی کو اوپر کو اٹھا کر کہنیوں کی طرف سے سارا پانی نیچے ٹپک جائے پھر اپنے سر کا مسح کرو۔ اس طرح کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی دو بڑی انگلیوں کے پوروں کو ایک دوسرے کے سامنے رکھ کر سر کی اگلی جانب سے پچھلی جانب کو اور پچھلی جانب سے اگلی جانب کو کھینچو۔ اور پھر دونوں ہاتھوں کی کلمہ کی انگلی سے کانوں کے اندر کا اور دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے اوپر کا مسح کرو۔ پھر اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت تین دفعہ دھوؤ۔

بچو! اب تم کو چھٹی ہے اور میں بھی تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ انشاء پھر نومبر کے پہلے ہفتہ میں ملاقات ہوگی اور نماز پڑھنے کا طریقہ بھی بتایا جائے گا۔

دیکھئے! کیا آپ کا اسم گرامی نیچے لکھا ہوا ہے؟ اگر نہیں تو جلدی کیجئے کہ آپ کا نام بھی آ جائے۔

ہمارے کرم فرماؤں کی کرم فرمائیاں

رسالہ انوار الصوفیہ کے جن بہی خواہوں اور کرم فرماؤں نے اپنے احباب اور یاروں کو رسالہ کا خریدار بنا کر رسالہ کی ترقی وزیادتی اشاعت میں حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی بصد شکر ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ رب تعالیٰ دیگر احباب اور بزرگوں کو بھی ایسی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

۱۔ حضرت مولانا صوفی لفٹیننٹ محمد امین صاحب کیمبل پور	۳۶	خریدار عطا فرمائے
۲۔ صاحبزادہ گرامی قدر حضرت مولانا الحاج سید احمد حسین شاہ صاحب علی پوری	۵	״ ״
۳۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدیر معاون نے	۸	״ ״
۴۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت سرکار علی پوری صوفی محمد امین صاحب قصور نے	۸	״ ״
۵۔ چوہدری غلام یاسین صاحب سنٹرل کوآپریٹو نیک خانیوال نے	۵	״ ״
۶۔ مولانا صوفی محمد طاہر صاحب مراد آباد (بھارت) نے	۱	״ ״
۷۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا حافظ عبدالحمید صاحب خطیب سینئر کیمبل پور	۴	״ ״
۸۔ جناب حاجی شکر محمد صاحب میرپور	۴	״ ״
۹۔ جناب مولانا الحاج صوفی مہر عبدالحق صاحب سابقہ مینیجر انوار الصوفیہ	۴	״ ״
۱۰۔ جناب حاجی قمر دین صاحب آئس فیکٹری قصور	۱	״ ״

پشاور۔ کوہاٹ۔ لاہور۔ گجرات۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ۔ ملتان۔ کراچی کے یاران طریقت اب تک خاموش ہیں۔ اور ادارہ کی آنکھیں ان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

آپ کا دینی و روحانی فرض

رسالہ انوار الصوفیہ ایک صوفیانہ اور مذہب حقہ اہل سنت وجماعت کا تبلیغی رسالہ ہے۔ جس میں فن تصوف اور اس کے عاملین کے احوال واردات اور کشف وکرامات کو بڑی صحت سے بیان کیا جاتا ہے۔ اور امام الائمہ حضرت ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق مذہبی مضامین، اسناد ودلائل کی روشنی میں حوالۂ قلم کئے جاتے

اس لئے وابستگان سلاسل اربعہ وجملہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ رسالہ ہذا کی توسیع اشاعت کی طرف اپنی توجہات کو مبذول ومنعطف فرما کر ادارہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

رسالہ کے متعلق جملہ خط وکتابت اور ترسیل زر سالانہ بنام ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

جو مضامین معیاری اور غیر مفید ہوں گے شائع نہیں کئے جائیں گے۔ اور ان کی واپسی کے واسطے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

تجارت پیشہ حضرات رسالہ میں اپنی تجارت کا اشتہار دے کر رسالہ کی امداد فرمائیں۔ جس کا نرخنامہ صرف ایک اشاعت کے واسطے مندرجہ ذیل ہے۔

جگہ	اندرونی صفحات	سرورق دوسرا صفحہ	سرورق تیسرا صفحہ	سرورق آخری
پورا صفحہ	۱۲۰ روپے	۲۸۰ روپے	۲۵۰ روپے	۲۲۵ روپے
آدھا صفحہ	۷۰ روپے	۱۷۰ روپے	۱۴۰ روپے	—
پاؤ صفحہ	۴۰ روپے	—	—	—

نوٹ:- حیوانی تصویروں والے اشتہارات نہیں لئے جائیں گے۔ اپنے اشتہار کے متعلق اگر بلاک ہو تو اشتہار کے ساتھ اس کو بھیجدیں۔ اشتہار شائع ہونے کے بعد واپس کر دیا جائے گا۔

حلقۂ ذکر } اپنے سلسلہ اور جماعت اور یاران طریقت کا جہاں جہاں ہفتہ وار یا روزانہ حلقۂ ذکر ہوتا ہے ان کی مرسلہ اطلاعات کو شائع کیا جائے گا۔ لیکن امیر حلقہ کو چاہیئے کہ وہ حلقۂ ذکر کی اطلاع اختصار کے ساتھ لکھے۔ طوالت اور تفصیل سے اجتناب کرے۔ حاضرین اور نعت خوان کے اسماء گرامی گنوانے کی یا کسی واعظ صاحب کے وعظ کو حرف بحرف تحریر کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی رسالہ میں ایسی چیزوں کی ایسی تفاصیل کے واسطے قطعاً گنجائش نہیں۔ اور یہ بھی عرض ہے کہ ہر حلقۂ ذکر کی مجلس کے واسطے مجموعی فنڈ سے رسالہ کا اجرا کرانا بھی ضروری ہے۔ اگرچہ شاملین حلقہ کے نام انفرادی طور پر رسالہ جاری ہو چکا ہو۔

حلقۂ ذکر قصور } [illegible]ور کوٹ عثمان خاں میں ہر جمعہ کو مغرب کی نماز کے بعد مسجد حکیم میاں کالا مرحوم میں حلقۂ ذکر ہوتا ہے۔ قریباً تیس یاران طریقت شمولیت کرتے ہیں۔ ختم خواجگان پڑھا جاتا ہے اور حلقۂ ذکر فکر اور مراقبہ کے بعد دعا مانگی جاتی ہے۔ اس حلقۂ ذکر کا اہتمام یاران طریقت کے اتفاق سے اس ناچیز

کے ذمہ رکھا گیا ہے۔ دگوہر)

اخبار واحوال

آستانہ عالیہ علی پور سیداں میں کلی خیر و عافیت ہے۔ حضرت صاحبزادہ پیر سید حافظ اختر حسین صاحب اور دیگر صاحبزادگان عالی شان علی پور شریف میں رونق افروز ہیں۔ اعلیٰ حضرت گرامی قدر زبدۃ العارفین الحاج مولانا علامہ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب سجادہ نشین علی پوری کیمبل پور اور جھنگ کے تبلیغی دورہ سے فارغ ہو کر لاہور حکیم مبارک احمد کے مکان پر برائے سالانہ عرس شریف جو ۹ راکتوبر کو ہوا تشریف لائے۔ سنا ہے کہ اس کے بعد الحاج مولانا صوفی غلام جیلانی کے مکان پر بھی ماہ رواں میں حسب سابق سالانہ عرس شریف منعقد ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی تاریخوں کا کوئی تقرر نہیں ہوا۔ الحاج عارف نوجوان پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب ۳۰ مئی کو قصور ایک دوست کے جہلم پر برائے فاتحہ خوانی تشریف لائے۔ دو دن قیام کر کے پھر لاہور اور علی پور شریف تشریف لے گئے۔ اس کے بعد ۱ر مئی کو قصور مسجد ملاکمنہ میں ایک جلسہ کی صدارت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے دوبارہ تشریف لائے۔ آپ کو پاؤں کی تکلیف سے اب تک کلی آرام نہیں آیا۔ آپ کے واسطے صحت کی دعا کریں۔

مولانا الحاج حافظ نور احمد صاحب قصوری خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ سلطانِ یارانِ طریقت کے شدید اصرار پر ان کی تمناؤں کو پورا کرنے اور اپنے نورانی مواعظ و کلمات سے رشد و ہدایت عطا کرنے کے واسطے تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ رسالہ انوار الصوفیہ کے واسطے بھی اپنے یاروں کو ارشاد فرمائیں گے بلکہ ان کی ایک فہرست مرتب کر کے اور سب سے چندہ جمع کر کے ساتھ لائیں گے۔

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین مولانا الحاج شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم ۵ انومبر بروز بدھ حیدر آباد دکن سے پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔ بدھ کے روز آپ ہوائی اڈہ سے سیدھے جناب مولانا حاجی صوفی غلام جیلانی صاحب خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت قبلہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کو لاہور سے اپنی رفاقت اور معیت میں لے کر تقریباً ۴ بجے شام قصور سالانہ عرس شریف میں شمولیت کرنے کے لئے تشریف لائیں گے۔ قصور ایک روز قیام کر کے پھر عارف والا تشریف لے جائیں گے۔

جناب صوفی خلیفہ محمد امین صاحب قصوری عرس مذکور کے واسطے ضروری سامان مہیا فرمانے میں بڑے اشتیاق سے مصروف نظر آتے ہیں۔

پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب کے پاؤں مبارک کو اب بالکل آرام ہے۔ آپ قصور سے علی پور تشریف لے گئے ہیں۔

حسنِ عقیدت
ممتاز علی خاں ممتاز جماعتی رہتروی حال ملتان

مُرشدِ کامل

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

ناظرین کرام و قارئین عظام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ صاحبان اس عاجز ترین خلائق کو جانتے تو ہوں گے اور اوپر والی سطر سے عقدہ حل ہو گیا ہو گا کہ یہ کون ہے۔
خیر! آمدم برسرِ مطلب۔ صاحبان! راقم الحروف کے مضامین وقصیدہ آپ حضرات نے لمعات الصوفیہ میں چھپے ہوئے پڑھے ہوں گے۔ میں جو کچھ بھی کبھی لکھتا ہوں وہ اپنے سید و مولیٰ جناب مرشد ارشد رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی لکھتا ہوں۔ کیونکہ میرا واسطہ اُسی ذاتِ اقدس سے ہے چنانچہ اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مضمون بھی آپ حضرات کی محبت کو تازہ کرنے کے لئے تحریر کرتا ہوں۔

واقعہ تو پرانا ہے مگر آپ صاحبان کے لئے تو غالباً نیا ہی ثابت ہوگا۔ میں نے اکثر اپنے مولا و آقا، ملجا و ماویٰ شہنشاہِ علی پوری رضی اللہ عنہ کی چشم دید کرامتیں رسالوں میں تحریر کی ہیں۔ کافی حضرات واقف ہوں گے۔ من جملہ ان کے کچھ کرامتیں تحریر کر کے قارئین و سامعین خصوصاً عاشقِ مولائے علی پوری رضی اللہ عنہ کے دلوں کو نورِ عقیدت سے بھرتا ہوں۔ یہ کرامتیں جو کہ ذکر ہوں گی میرے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ کیونکہ ایک تو ہوتی ہے جگ بیتی اور ایک ہوتی ہے آپ بیتی۔ جو مزا آپ بیتی میں ہے وہ جگ بیتی میں نہیں آتا۔ خاکسار کافی عرصہ سے فوج میں ملازم ہے۔ اور بطور حوالدار کلرک ڈیوٹی انجام دے رہا ہے۔ پاکستان میں آنے کے بعد خاکسار عجیب و غریب دور میں چکر لگاتا رہا ہے اور اکثر تنزلی کا منہ دیکھتا رہا ہے۔

۱۹۴۷ء میں خاکسار کو دو امتحان انگریزی کے پاس نہ کرنے کی وجہ سے حوالداری رینک سے گھٹا کر سپاہی رینک میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور تنخواہ بجائے ۹۵/- روپیہ کے صرف ۳۰/- روپیہ ماہوار کر دی گئی۔ خاکسار کا دل اُس وقت بیقرار اور فوجی ملازمت سے اُچاٹ ہو گیا۔ اور دل یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح اس سخت اور پابندی والے محکمہ سے سبکدوشی حاصل ہو۔ آخر کار معاملہ سرکارِ عالی وقار شہنشاہِ علی پوری رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں بذریعہ خط پیش کیا گیا۔ اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو یہاں سے نوکری چھوڑ کر سول کی ملازمت اختیار کر لوں۔ مگر میرے آقا و مولا، ملجا و ماویٰ رضی اللہ عنہ نے دو مکتوب گرامی خاکسار کو تحریر فرمائے کہ لگی ہوئی ملازمت ترک نہ کرو۔ خداوند عالم تمام مشکلات حل فرما دے گا۔ اور تین وظائف بھی تلقین فرمائے اور حکم فرمایا

کہ ان کو پڑھتے رہو۔ فضلِ خداوندی تمہارے شاملِ حال ہوگا۔ چنانچہ احقر خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ وظائف شروع کر دیئے۔ میرے قبلہ وکعبہ سیدنا ومرشدنا رضی اللہ عنہ نے میری تسکین کے لئے ایک شعر بھی تحریر فرمایا ؎

رحمتِ حق بہانہ می جوید رحمتِ حق بہانہ مے جوید

اور ارشاد فرمایا خدا سے لو لگائے رکھو۔ خدا کی رحمت تمہارے ساتھ ہوگی۔ کیونکہ رحمتِ خداوندی خوبیاں نہیں ڈھونڈتی بلکہ وہ بہانہ ڈھونڈتی ہے۔ اگر تم خدا سے لو لگائے رکھوگے تو کوئی نہ کوئی بہانہ تمہاری بہتری کا نکل آئے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ احقر نے خدا کے فضل وکرم سے میرے حضرت رضی اللہ عنہ کی مدد سے دونوں امتحان پاس کر لئے اور چند ماہ کے بعد اپنے اسی عہدہ پر مامور ہوگیا۔ بلکہ وہ تنزلی کا آرڈر منسوخ کر دیا گیا۔ تمام پچھلی تنخواہ جو کہ -/۳۰۰ روپیہ کے لگ بھگ تھی مل گئی۔ اور اب اسی عہدہ پر قائم ہوں تنخواہ میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ یہ میرے مولا کا کرم ہے۔

اس تنزلی کے دوران میں میرے حضور پُر نور قبلہ عالم وعالمیان رضی اللہ عنہ نے احقر کو کئی بار خواب میں بشارت دی تھی اور جملہ مشکلات حل فرمائی جانے کا اشارہ فرمایا تھا۔ کیونکہ میں ہر مشکل کام میں اپنے آقا ومولا رضی اللہ عنہ کی طرف التفات کرتا ہوں اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتا ہوں ؎

اے لقائے تو جواب ہر سوال
مشکل از تو حل شود بے قیل وقال

مگر افسوس اب وہ میرا مشکل کشا میری نظر سے اوجھل ہوگیا اور دل کی نظروں میں جا کر چھپ گیا۔ اب خطوں میں رونا پیٹنا اور عرض کرنا ختم ہوگیا۔ مگر ہمل دور نہیں جاتا پڑتا۔ گردن جھکانے پر ہی کام بن جاتا ہے۔ معاملہ پیش کر دیا کرتا ہوں۔ حل فرمانا اُن کی خوشی پر ہے۔ ظاہر میں تو یہ تھا کہ جس طرح بچے اپنے ماں باپ سے مچل جایا کرتے ہیں۔ مچل جایا کرتا اور بات پوری ہی کرا لیا کرتا۔ اب تو سامنے بیٹھے رہتے ہیں اور میں روتا رہتا ہوں۔

خیر کہیں کا کہیں نکل گیا۔ آخری کرامت میرے سید رضی اللہ عنہ کی میرے بارے میں یہ تھی کہ میں شروع ۱۹۵۷ء میں کوئٹہ سے علی پور شریف حضور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ مراقبہ سے فارغ ہو کر اپنی آخری قیامگاہ میں جلوہ افروز تھے۔ احقر نے خدمتِ عالی میں سلام عرض کیا۔ دریافت فرمایا کون؟ عرض کیا ممتاز۔ حضور نے فرمایا کہ بھئی اتنا عرصہ کہاں رہے کبھی بھی نہ آئے۔ نہ خط لکھا غرضیکہ شکوہ شکایت فرمانے کے بعد سفر کے حالات دریافت فرمائے۔ سردی کا موسم تھا بھائی محمد سعید سے فرمایا کہ ممتاز کو چائے پلا اور انگیٹھی میں کوئلے ڈال کر اس کے آگے رکھ دے تاکہ یہ تاپ لے کیونکہ سردی میں آیا ہے۔ حاضرین سے حضور نے فرمایا کہ دیکھو میرا ممتاز ہزار میل سے میرے ملنے کو آیا ہے۔ سب نے مجھ سے مصافحہ کیا۔

خیر تین چار روز رہنے کے بعد میں نے اجازت چاہی اور ہمیشہ کے لئے ظاہری طور سے رخصت مل گئی۔ چلتے وقت میں نے رونا شروع کر دیا۔ فرمانے لگے۔ ممتاز مت رو (آہ اب کوئی بھی یہ کہنے والا نہیں کہ ممتاز مت رو) فرمایا کہ کیا بات ہے بتا دے اللہ پوری کرے گا۔ اور میری کمر پر تھاپی مار کر فرمایا جا اللہ تینوں دنیا میں بھی خوش رکھے اور دین میں بھی تینوں پرواہ نہیں۔ میں نے روتے

روتے عرض کیا کہ حضور میرا کہیں ٹھکانا نہیں ہے۔ بچے ہر وقت میرے ساتھ رہتے ہیں۔ فرمایا کوئی جگہ بتا جہاں ٹھکانا مل سکتا ہے۔ میں نے چک ۱۰/[illegible] رکھ پپلیان ضلع میانوالی میں دو مربعے خالی بتائے۔ یہ چک ہماری بلوچ رجمنٹ کا ہے یہاں مہاجرین ہی گورنمنٹ نے آباد کئے ہیں۔ تو حضورؒ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جا رب نے تینوں اُن میں سے ایک مربعہ دے دتا۔ میں حیران کہ نہ تو حضور نے ہاتھ اٹھائے نہ دعا مانگی۔ خیر آخری سلام کر کے میں روتا ہوا اپنے مولا و آقاؒ سے علیحدہ ہو گیا۔ کوئٹہ پہنچا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنی بڑے دفتر سے حکم آ گیا کہ چک ۱۰/[illegible] میں ممتاز علی خان کو ایک مربع الاٹ کیا جاتا ہے۔ اس کو فوراً چٹھی بھیجو تاکہ وہ قبضہ حاصل کرے۔ میں حیران کہ اس کے بارے میں پہلے کئی دفعہ کوشش کی گئی لیکن انکار ہی انکار ہوتا رہا۔ یہ چند دن میں ہر ایک جگہ سے کیسے منظوری آ گئی۔ مگر پھر سوچا کہ تیرے سید رضی اللہ عنہ نے دے دتا فرمایا تھا تو اسی وقت خدا نے یہ مجھ کو دے دیا تھا۔ رسمی کارروائی اب ہوئی ہے۔ اچھا! اب رخصت ہوتا ہوں آپ لوگوں کا بہت وقت ضائع کیا پھر ملوں گا۔ خدا حافظ

عُرس شریف

قصور کوٹ عثمان خاں مسجد میاں کالا مرحوم

میں

زیر اہتمام

انجمن خدام الصوفیہ قصور

مولٰنا الحاج حضرت امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس شریف زبدۃ العارفین مولٰنا الحاج شمس الملت

پیر سید نور حسین شاہ صاحب

دامت برکاتہم

کی صدارت میں

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۰ء

بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے

جس میں نعت خوانان حضرات اور متعدد علماء کرام اور مقررین شرکت فرما رہے ہیں

(صوفی محمد امین خلیفہ مجاز سرکار عالی علی پوری رحؒ)

اہل سنت وجماعت کی مذہبی اور تبلیغی اطلاعات

موضع پھجو کی رائے ونڈ

۱۵ اکتوبر بروز ہفتہ - زیر صدارت مولانا الحاج عارف نوجوان سید پیر حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی علی پوری موضع پھجو کی تحصیل قصور سردار جلال الدین ڈوگر کی وسیع حویلی میں بعد از نماز عشاء حضرت قبلۂ عالم امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس شریف بڑے تزک واحتشام اور دھوم دھام سے ہوا۔ جس میں نواحی دیہات سے یارانِ طریقت اور اہلِ اسلام سینکڑوں کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ تھانہ رائے ونڈ کے انسپکٹر پولیس ملک محمد اسلم صاحب بھی مع اپنے عملہ کے محض جناب ممدوح الصدر صاحب کی زیارت اور عرس شریف میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے واسطے تشریف لائے اور شرفِ زیارت سے نہایت محظوظ ومسرور ہوئے۔

جلسہ کی ابتدا حافظ عبد الرحیم صاحب نے تلاوت قرآن شریف سے کی۔ بعد ازاں نعت خوانانِ خوش الحان نے نعت خوانی کی۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱- صوفی دین محمد صاحب نقشبندی جماعتی قصور

۲- صوفی محمد اسماعیل صاحب رنگ پورہ قصور

۳- خالد الحیدری نقشبندی جماعتی قصور

۴- طوطیٔ شیریں زبان حضرت صوفی دل محمد صاحب چیچہ وطنی

۵- میاں عبد الرحمٰن صاحب

۶- محمد حنیف صاحب

۷- عبد الغفار صاحب (ڈوڈے پور) قصور

۸- میاں عبد الحمید صاحب - میانوالہ قصور

۹- حاجی محمد دین صاحب (لوہلیانہ)

پھر حافظ نور محمد صاحب ساکن راجہ جنگ نے فضائل اولیاء پر ایک موثر تقریر فرمائی اور صوفی فضل دین قصوری نے بھی اولیاء کے موضوع پر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد یہ مبارک جلسہ سلام وقیام اور دعا پر ختم ہوا۔

(منگیر دربار عالیہ علی پور شریف منظور احمد خالد قصوری)